FRI.30.Augt.2024
VOLUME:19 NO: 221
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑاور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز جمعہ 30/اگست 2024
جلد:19 شمارہ: 221
24/صفرالمظفر 1446ھ
قیمت00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

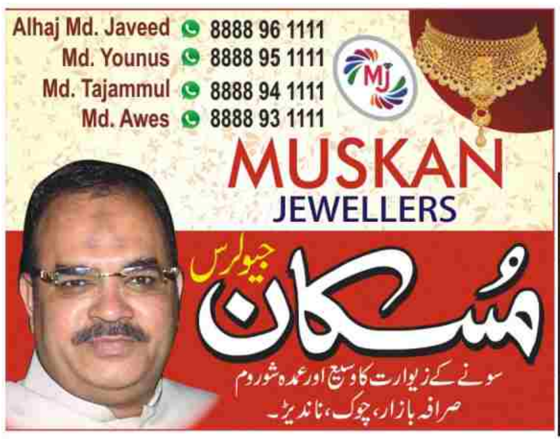

مسلم شادی وطلاق ایکٹ منسوخ کرنے کا بل منظور

تمام شادیوں کا رجسٹرار کے پاس رجسٹریشن لازمی

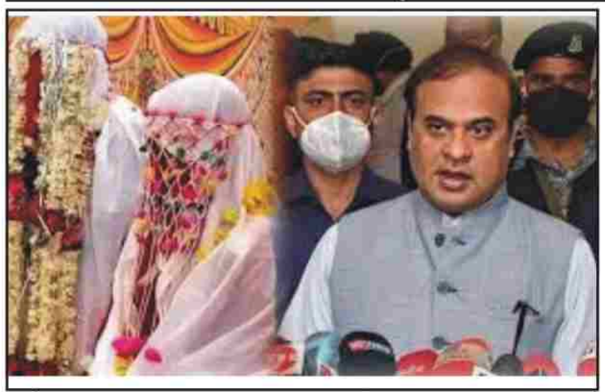

گوہاٹی: 28/اگست (ایجنسیز) آسام اسمبلی نے جمعرات کے روز برطانوی دور کے مسلم شادی اور طلاق ایکٹ کو ختم کرنے کا بل منظور کیا جس کے نتیجہ میں شادیوں کا سرکاری رجسٹریشن لازمی ہوگیا ہے اور کسی بھی مسلم شادی کو رجسٹر کرنے میں قاضیوں کا رول ختم ہوگیا ہے۔ چیف منسٹر ہیمنت بشواشرما نے کہا کہ اب تمام مسلم شادیوں کو سب رجسٹرارس کے پاس رجسٹر کرانا ہوگا تاکہ مسلم خواتین کو تحفظ فراہم کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ اس بل سے ریاست بھر میں بچپن کی شادیوں کو ختم کرنے میں مدد ملے گی۔ بل پر بحث کے دوران اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے چیف منسٹر شرما نے کہا کہ ہندوستان میں سب سے زیادہ مسلم آبادی والی ریاستیں جموں وکشمیر اور کیرالا ہیں۔ مسلم شادیوں کو رجسٹر کرنے کا قانون پہلے سے موجود تھا۔ کانگریس یا بایاں بازو کی حکومت کی طرف سے کیرالا میں یہ ایکٹ لانا چاہئے تھا کیونکہ جنوبی ہند کی ریاست میں بی جے پی کبھی بھی اقتدار میں نہیں رہی۔ انہوں نے مسلم لڑکیوں کے بارے میں بھی اظہارِ تشویش کیا اور زور دے کر کہا کہ مسلم میاریج رجسٹریشن ایکٹ انہیں تحفظ فراہم کرے گا۔ چیف منسٹر نے اپوزیشن کے ایک رکن اسمبلی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میں اپوزیشن ارکان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس بل کی مخالفت نہ کریں۔ اس نئے ایکٹ سے نہ صرف مسلم لڑکیوں کو تحفظ حاصل ہوگا بلکہ بچپن کی شادیوں کی برائی کو ختم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ چیف منسٹر آسام نے زور دے کر کہا کہ مسلم شادیاں سپریم کورٹ کے لئے بھی باعث تشویش ہیں اور اس معاملہ پر سپریم کورٹ کے کئی مشاہدات رہے ہیں۔ شرما نے یہ بھی کہا کہ اپوزیشن کو قاضی کی ملازمتوں سے محروم ہونے والوں کے بارے میں نہیں سوچنا چاہئے بلکہ اس ایوان کے ارکان کو ہمیشہ اپنی مسلم بیٹیوں کو محفوظ مستقبل فراہم کرنے کے بارے میں سوچنا چاہئے۔

لڑکیوں کی شادی کی عمر اب 21 ہوگی

ہماچل اسمبلی میں بل پاس، تمام مذاہب کے لیے فیصلہ

شملہ: 28/اگست (ایجنسیز) ہماچل پردیش میں، جس میں کانگریس کی حکومت ہے، لڑکیوں کی شادی کی عمر بڑھادی گئی ہے۔ اب 21 سال سے پہلے لڑکی سے شادی کرنا جرم ہوگا۔ یہاں کی کانگریس حکومت نے لڑکیوں کی شادی سے متعلق 'ہماچل پردیش چائلڈ میرج پریوینشن بل-2024' پاس کیا ہے۔ اس لیے تمام مذاہب کی لڑکیوں کے لیے شادی کی قانونی عمر 18 سے بڑھا کر 21 سال کی جائے گی۔ اس بل کو، جسے اسمبلی نے ہی پاس کیا تھا، اب گورنر کو بھیج دیا گیا ہے۔ اگر گورنر کی طرف سے منظوری دی گئی تو لڑکیوں کی شادی کی قانونی عمر 21 سال ہو جائے گی۔ ہماچل پردیش لڑکیوں کی شادی کی عمر 21 سال کرنے والی ملک کی پہلی ریاست بن گئی ہے۔ ہماچل پردیش میں شادی صرف اس وقت جائز سمجھی جاتی ہے جب لڑکے اور لڑکی کی عمر 21 سال یا اس سے زیادہ ہو۔ بل کو پیش کرتے ہوئے، ہماچل پردیش کے صحت اور خواتین کو بااختیار بنانے کے وزیر دھنی رام شنڈیل نے کہا کہ چائلڈ میرج ایکٹ 2006 میں کم عمری کی شادی پر پابندی لگانے کا انتظام ہے۔ ریاست میں صنفی مساوات اور اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کرنے کے لیے لڑکیوں کی شادی کی کم از کم عمر کو بڑھانا ضروری ہوگیا ہے۔ اس کی وجہ سے فی الحال ریاست میں لڑکیوں کی شادی کے لیے عمر کی حد 18 سال ہے۔ تین سال بعد اسے بڑھا کر 21 سال کردیا جائے گا۔ اس حوالے سے فیصلے کی منظوری سات سال قبل کابینہ نے دی تھی۔

گجرات میں بارش سے افراتفری

اب تک 26 افراد ہلاک، 17800 کو بچایا گیا، فوج طلب

گاندھی نگر: 28/اگست (ایجنسیز) گجرات میں بارش سے متعلقہ واقعات میں مزید 19 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس طرح تین روز میں بارش سے جان کی بازی ہارنے والوں کی تعداد 26 ہوگئی ہے۔ حکام نے بتایا کہ بدھ کو مسلسل چوتھے دن بھی ریاست کے کچھ حصوں میں شدید بارش جاری رہی۔ وہیں، سیلاب سے متاثرہ علاقوں سے 17800 افراد کو نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا ہے۔ ایک پولیس عہدیدار نے بتایا کہ اپنی جانیں گنوانے والوں میں وہ ٹریکٹر ٹرالی پر سوار 7 افراد شامل ہیں جو اتوار کو موربی ضلع ایک پل کو عبور کرنے کے دوران بہہ جانے کے بعد لاپتہ ہوگئے تھے۔ پانی اس پل سے ہوکر بہہ رہا تھا۔ عہدیدار نے بتایا کہ ان کی لاشیں نکال لی گئی ہیں۔ وڈودرا میں بارش رکنے کے باوجود شہر میں بہنے والی وشوامتری ندی اپنے کناروں کو توڑ کر رہائشی علاقوں میں داخل ہوگئی، جس سے نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہوگیا اور عمارتیں، سڑکیں اور گاڑیاں زیر آب آ گئیں۔ ہندوستانی محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے جمعرات کو سوراشٹر میں واقع اضلاع کے مختلف حصوں میں انتہائی تیز بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ حکام نے بتایا کہ وڈودرا شہر میں گھروں اور چھتوں میں پھنسے ہوئے لوگوں کو نیشنل ڈیزاسٹر رسپانس فورس (این ڈی آر ایف)، اسٹیٹ ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (ایس ڈی آر ایف) اور فوج کے 3 دستوں نے محفوظ مقامات پر منتقل کیا۔ وزیر رشی کیش پٹیل نے میڈیا والوں کو بتایا کہ وڈودرا میں اب تک 5000 سے زیادہ لوگوں کو نکالا جاچکا ہے اور 1200 کو بچالیا گیا ہے۔ بدھ کو شہر میں فوج کے 3 اضافی دستے اور این ڈی آر ایف اور ایس ڈی آر ایف کا ایک ایک دستہ تعینات کیا گیا تھا۔ این ڈی آر ایف اور ایس ڈی آر ایف کے علاوہ فوج، ہندوستانی فضائیہ اور کوسٹ گارڈ بارش سے تباہ ہونے والے علاقوں میں بچاؤ اور راحت کی کارروائیاں کررہے ہیں، جس میں اب تک تقریباً 17800 لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جاچکا ہے اور 2000 کو بچایا جاچکا ہے۔ کہا، گزشتہ تین دنوں میں بارش سے متعلقہ واقعات میں 26 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ یہ اموات راجکوٹ، آنند، مہی ساگر، کھیڑا، احمد آباد، موربی، جوناگڑھ اور بھروچ اضلاع سے ہوئی ہیں۔ ایک سرکاری ریلیز میں کہا گیا ہے کہ منگل کو ریاست کے مختلف حصوں میں دیوار گرنے اور ڈوبنے جیسے بارش سے متعلق واقعات میں کم از کم نو افراد ہلاک ہوگئے۔

انتخابی مہم میں بچوں کے استعمال پر انتخابی کمیشن کا بی جے پی کو نوٹس

نئی دہلی: 28/اگست (ایجنسیز) ہریانہ اسمبلی انتخابات کے درمیان انتخابی کمیشن نے بی جے پی کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا ہے۔ یہ نوٹس بی جے پی کے سوشل میڈیا ہینڈل نے مہم کے ویڈیو میں ایک بچے کے استعمال کے حوالے سے بھیجا ہے۔ مرکزی الیکشن کمیشن نے بی جے پی کے اس ویڈیو کو سنجیدگی سے لیا ہے۔ درحقیقت انتخابات سے متعلق سرگرمیوں اور مہم میں بچوں کا استعمال انتخابی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی تصور کیا جاتا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ ہریانہ کے الیکشن کمشنر نے بی جے پی ہریانہ صدر کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرتے ہوئے اس پر کارروائی کرنے کو کہا ہے۔

جرمنی کے مسلم رہنما کو ملک چھوڑ دینے کا حکم

فرینکفرٹ: 28/اگست (ایجنسیز) جرمنی نے کالعدم مسلم تنظیم اسلامک زینٹرم ہیمبرگ (IZH) کے سربراہ 57 سالہ محمد ہادی مفتح کو ملک بدر کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق جرمنی نے کالعدم مسلم تنظیم کے سربراہ محمد ہادی مفتح کو ملک چھوڑنے کے لیے 11 ستمبر تک کی مہلت دی ہے جس کے بعد انھیں زبردستی ملک بدر کردیا جائے گا۔ جرمنی کی وزارت داخلہ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ محمد ہادی مفتح کی تنظیم آئی زیڈ ایچ کی ویب سائٹ اور اس سے وابستہ سوشل میڈیا اکاؤنٹس کو بھی ہٹا دیا گیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ محمد ہادی مفتح کی تنظیم آئی زیڈ ایچ کے زیر انتظام جرمنی کی قدیم ترین مساجد ہیں جو اپنے فیروزی رنگ کے باعث ایک الگ شناخت رکھتی ہیں۔ جرمنی کے انٹیلی جنس ادارے کا کہنا ہے کہ 2018 سے مسلم تنظیم اسلامک زینٹرم ہیمبرگ کی سربراہی کرنے والے محمد ہادی مفتح نے خامنہ ای کے براہ راست نمائندے کے طور پر کام کیا اور جرمنی میں خمینی طرز پر اسلامی انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی۔ جس پر رواں ماہ جولائی میں محمد ہادی مفتح کی تنظیم IZH اور ان کی ذیلی تنظیموں کو کالعدم قرار دیتے ہوئے پابندی عائد کردی گئی تھی۔ ردعمل میں ایران نے جرمن سفیر کو طلب کرکے احتجاج بھی ریکارڈ کروایا تھا۔

ممتا بنرجی کی قیام گاہ پر حملہ کا منصوبہ

کولکتہ: 28/اگست (ایجنسیز) چیف منسٹر مغربی بنگال ممتا بنرجی کی یہاں کالی گھاٹ علاقہ میں واقع قیام گاہ پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کے الزام میں 5 افراد کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ کولکتہ پولیس نے بتایا کہ ملزمین نے ایک واٹس ایپ گروپ پر اس جرم کا منصوبہ بنایا تھا۔ گرفتار افراد بشمول 2 خواتین کی شناخت کرشنا گھوش' ہرشا گھوش' شبھم سین شرما' اریجیت ڈے اور سواگتو بنرجی کی حیثیت سے کی گئی ہے۔ ڈے اور سواگتو مذکورہ واٹس ایپ گروپ کے ایڈمن تھے۔ سوشل میڈیا گروپ پر کئی تحریری اور صوتی پیامات بھیجے گئے یا انہیں فارورڈ کیا گیا جن میں چیف منسٹر کی قیام گاہ پر حملہ کرنے کے لئے ایک جگہ اکٹھا ہونے کا مطالبہ کیا گیا۔ پانچوں ملزمین کے خلاف نئی نافذ کردہ بھارتیہ نیائے ناگرک سرکشا سنہیتا (بی این ایس ایس) کی مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اسی دوران جاریہ ماہ کے اوائل میں کولکتہ کے سرکاری آر جے کار میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل میں ایک لیڈر ڈاکٹر ریزی اور قتل کی مذمت کرتے ہوئے 27 اگست کو نابنا (بنگال سکریٹریٹ) تک مارچ کی اپیل کرنے والے 3 افراد کو بھی سٹی پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔ گرفتار شدگان کی پروبیر داس' ساین لہری اور سونکر ہلدار کی حیثیت سے شناخت کی گئی ہے۔ ہلدار اور لہری کو پہلے گرفتار کیا گیا جبکہ داس کو جمعرات کے روز گرفتار کیا گیا۔ انہوں نے پیر کے روز مارچ سے پہلے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا تھا۔

صدر کو کولکاتا کے ساتھ دیگر واقعات کا بھی ذکر کرنا چاہیے تھا: پون کھیڑا

نئی دہلی: 28/اگست (ایجنسیز) کانگریس لیڈر پون کھیڑا نے مغربی بنگال اور ملک کی دیگر ریاستوں میں خواتین کے ساتھ ہو رہے جرائم پر ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر دروپدی مرمو کو اپنے خط میں کولکاتا کے ساتھ دیگر ریاستوں میں ہونے والے واقعات کو اٹھانا چاہئے تھا۔ آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے جمعرات کو پون کھیڑا نے کہا، ''خواتین کی حفاظت کسی ایک ریاست کا نہیں بلکہ پورے ملک کا مسئلہ ہے۔ ہر دل میں ایک بے چینی ہے کہ ہم خواتین کو محفوظ کیوں نہیں رکھ پا رہے؟ یہ سماجی اور قومی سطح کا مسئلہ ہے، اس کا اثر ہر جگہ ہے۔ خواتین سمیت ہم سبھی ہر ریاست میں احتجاج کررہے ہیں۔'' انہوں نے کہا، ''صدر دروپدی مرمو نے اس معاملے میں تشویش کا اظہار کیا ہے، ہم ان کا خیرمقدم کرتے ہیں لیکن ہم یہ بھی کہنا چاہیں گے کہ خواتین کی حفاظت نہ صرف بنگال میں بلکہ فرخ آباد، راجستھان، مہاراشٹر، مدھیہ پردیش اور آسام میں بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔'' انہوں نے کہا، ''فرخ آباد میں دو لڑکیوں کی لاشیں درخت سے لٹکی ہوئی ملی ہیں۔ ان کی آخری رسومات عجلت میں ادا کی گئیں، یہ تمام باتیں صدر کو اپنے خط میں اٹھانی چاہیے تھیں۔ ایسا نہیں لگنا چاہئے کہ صدر دروپدی مرمو پورے ملک کی طرف نہیں بلکہ صرف ایک ریاست کی طرف اشارہ کررہی ہیں۔'' خیال رہے کہ صدر دروپدی مرمو نے کولکاتا واقعہ پر ردعمل ظاہر کیا ہے۔ صدر نے بدھ کو کہا کہ وہ اس واقعہ سے مایوس اور خوفزدہ ہیں۔ اس واقعے پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے، انہوں نے کہا تھا، ''بہت ہوگیا، اب وقت آ گیا ہے کہ ہندوستان خواتین کے خلاف جرائم کی ہولناکی سے بیدار ہو اور اس ذہنیت کا مقابلہ کرے جو خواتین کو کم طاقتور، کم صلاحیت منداور کم ذہین کے طور پر دیکھتی ہے۔''

پاسپورٹ بنوانے کی تیاری میں ہیں تو 2 ستمبر تک انتظار کریں

پہلے کی درخواستیں ہوں گی ری شیڈول

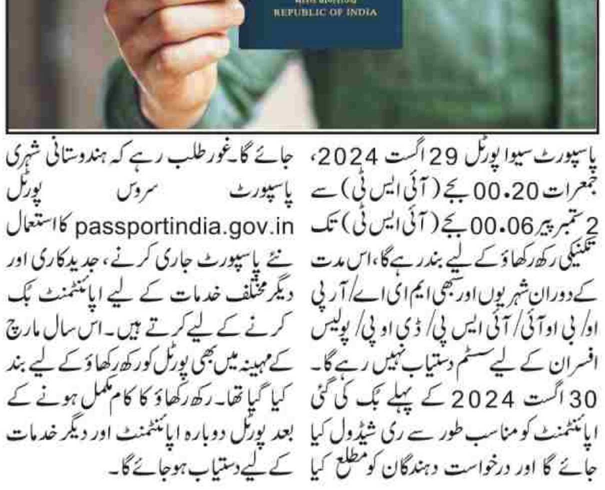

نئی دہلی: 28/اگست (ایجنسیز) اگر آپ پاسپورٹ بنوانے کی تیاری کررہے ہیں تو آپ کو تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا کیونکہ 29 اگست کی رات 8 بجے سے 2 ستمبر کی صبح تک پورے ملک میں محکمہ پاسپورٹ کا پورٹل بند رہے گا۔ اگر کسی نے پاسپورٹ بنوانے کے لیے پہلے ہی درخواست دے رکھی ہے اور اسے 30 اگست سے 2 ستمبر کے درمیان اپائنٹمنٹ ملی ہے تو اسے بھی کسی دیگر تاریخ کے لیے ری شیڈول کرنا پڑے گا۔ محکمہ پاسپورٹ نے اس تعطل کے سلسلے میں جانکاری دی ہے کہ مینٹی ننس کے سبب 5 دنوں تک پورٹل پر کام نہیں کیا جا سکے گا۔ نہ صرف پاسپورٹ سروس سنٹر بلکہ علاقائی پاسپورٹ دفتر، درخواست دہندگان کی پولیس تصدیق اور وزارت خارجہ میں بھی کام کاج متاثر ہوں گے۔ محکمہ کے ایک افسر نے بتایا کہ ایسے درخواست دہندہ، جنہوں نے اس مدت کے لیے آن لائن اپائنٹمنٹ حاصل کی ہے وہ اپنی اپائنٹمنٹ ابھی کسی دیگر تاریخ کے لیے ری شیڈول کرسکتے ہیں۔ محکمہ پاسپورٹ نے اس معاملے میں نوٹس بھی جاری کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ پاسپورٹ سیوا پورٹل 29 اگست 2024، جمعرات 20.00 بجے (آئی ایس ٹی) سے 2 ستمبر پیر 06.00 بجے (آئی ایس ٹی) تک تکنیکی رکھ رکھاؤ کے لیے بند رہے گا، اس مدت کے دوران شہریوں اور سبھی ایم ای اے/آر پی او/ بی او آئی/ آئی ایس پی/ ڈی او پی/ پولیس افسران کے لیے سسٹم دستیاب نہیں رہے گا۔ 30 اگست 2024 کے پہلے بک کی گئی اپائنٹمنٹ کو مناسب طور سے ری شیڈول کیا جائے گا اور درخواست دہندگان کو مطلع کیا جائے گا۔ غور طلب رہے کہ ہندوستانی شہری پاسپورٹ سروس پورٹل passportindia.gov.in کا استعمال نئے پاسپورٹ جاری کرنے، جدید کاری اور دیگر مختلف خدمات کے لیے اپائنٹمنٹ بک کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ اس سال مارچ کے مہینہ میں بھی پورٹل کو رکھ رکھاؤ کے لیے بند کیا گیا تھا۔ رکھ رکھاؤ کا کام مکمل ہونے کے بعد پورٹل دوبارہ اپائنٹمنٹ اور دیگر خدمات کے لیے دستیاب ہوجائے گا۔

یونیفائیڈ پنشن اسکیم سے 'نیشنل مشن فار اولڈ پنشن اسکیم بھارت' ناراض

نئی دہلی: 28/اگست (ایجنسیز) مودی حکومت نے 'این پی ایس' یعنی نیو پنشن اسکیم کے خلاف اٹھ رہی آواز کو ختم کرنے کے لیے 'یو پی ایس' یعنی یونیفائیڈ پنشن اسکیم کا اعلان بھلے ہی زور وشور سے کردیا، لیکن لاکھوں ملازمین اس فیصلہ سے خوش نہیں ہیں۔ بیشتر ایمپلائی تنظیمیں یو پی ایس کی مخالفت میں کھڑی ہوگئی ہیں۔ سبھی ایک آواز میں 'او پی ایس' یعنی اولڈ پنشن اسکیم کی بحالی کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اس درمیان 'نیشنل مشن فار اولڈ پنشن اسکیم بھارت' کے قومی صدر ڈاکٹر منجیت سنگھ پٹیل نے وزیر اعظم نریندر مودی کو ایک خط لکھا ہے۔ اس میں انہوں نے 91 لاکھ سرکاری ملازمین کا حوالہ دیتے ہوئے یو پی ایس میں کچھ ضروری اصلاح کا مطالبہ کیا ہے۔ 29 اگست کو لکھے گئے اس خط میں ڈاکٹر منجیت نے پی ایم مودی کے سامنے 5 مطالبات بھی رکھے ہیں جن میں آخری تنخواہ کے 50 فیصد یقینی پنشن کی گارنٹی کے لیے کم از کم سروس 25 سال کی جگہ پر 20 سال کرنا اور ریٹائرمنٹ/ وی آر ایس پر ملازم کے حصے کی سود سمیت واپسی کرنا شامل ہے۔ ڈاکٹر منجیت نے خط میں لکھا ہے کہ این پی ایس ریویو کمیٹی کے ذریعہ این پی ایس میں کچھ تبدیلی کر یو پی ایس کا جو خاکہ پیش کیا گیا ہے، وہ غیر منطقی اور متضاد ہے۔ اس کے سبب پورے ملک میں ایک بار پھر ملازمین کے من میں حکومت کے تئیں منفی جذبہ پیدا ہوگیا ہے۔ ملک کے سبھی ملازمین کو اس وقت یہ بھروسہ ہوا تھا جب آپ کے ذریعہ اسٹاف سائیڈ کی قومی کونسل (جے سی ایم) کو بات چیت کے لیے مدعو کیا گیا۔

''دن کو رات کہو تو رات ہے، ورنہ جیل''

حکومت اتر پردیش کی نئی سوشل میڈیا پالیسی پر پرینکا گاندھی کا طنز

نئی دہلی: 28/اگست (ایجنسیز) حکومتِ اتر پردیش جسے اپنی نئی سوشل میڈیا پالیسی پر تنقیدوں کا سامنا ہے، جمعرات کو کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی وڈرا کی طرف سے نکتہ چینی کا نشانہ بنی کیونکہ انہوں نے اس اسکیم کو رجعت پسندانہ اور خود پسندانہ قرار دیتے ہوئے اس کا مذاق اڑایا۔ پرینکا گاندھی نے ایکس پر ایک طنزیہ پوسٹ کرتے ہوئے کہا کہ آپ وہی کہیں گے جو آپ کو پسند ہے۔ اگر آپ دن کو رات کہیں گے تو وہ رات ہوجائے گی۔ انہوں نے سوالات کی بوچھاڑ کرتے ہوئے خواتین کی حفاظت وسلامتی کے مسئلہ پر ریاستی حکومت سے سوال کیا اور یہ بھی پوچھا کہ اس نے 69 ہزار اساتذہ سے متعلق بھرتی ریزرویشن کیس کو حل کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے۔ پرینکا گاندھی نے سوال کیا کہ اتر پردیش حکومت کی سوشل میڈیا پالیسی میں ''انصاف مانگنے والی خواتین کی آوازیں کس زمرہ میں آئیں گی؟ 69 ہزار اساتذہ کی بھرتی ریزرویشن کے اسکام میں اٹھائے گئے سوالات کس زمرہ میں آئیں گے؟ بی جے پی قائدین اور ایم ایل ایز کے ذریعہ بی جے پی حکومت کو بے نقاب کرنے کو کس زمرہ میں شامل کیا جائے گا''؟۔ یہاں یہ تذکرہ مناسب ہوگا کہ چہارشنبہ کو ضلع فرخ آباد میں 2 لڑکیوں کی نعشیں ایک درخت سے لٹکی ہوئی پائی گئی تھیں جس سے شہر میں صدمہ کی لہر دوڑ گئی اور ریاستی انتظامیہ جواب تلاش کرنے نکل پڑی۔ کانگریس قائد نے یوگی آدتیہ ناتھ حکومت پر ایسے فرمان جاری کرتے ہوئے آزادی ئ اظہار اور سچائی کو دبانے کا الزام عائد کیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت عوام کے مسائل کا حل تلاش کرنے کے بجائے سچائی کو دبانے کے نئے طریقے تلاش کررہی ہے۔ انہوں نے کہا ''دن کو رات کہو تو رات' ورنہ جیل'' کی پالیسی سچائی کو دبانے کا ایک اور طریقہ ہے۔ کیا بی جے پی 'جمہوریت اور دستور کو کچلنے کے علاوہ کچھ اور نہیں سوچ سکتی؟۔ واضح رہے کہ اتر پردیش کابینہ نے چہارشنبہ کے روز ریاستی ڈیجیٹل میڈیا پالیسی 2024 کو منظوری دے دی جس کے 2 اہم اجزاء ہیں۔ ایک حکومت کی اسکیمات کو مقبول بنانے کے لئے حوصلہ افزائی ہے جبکہ دوسرا سوشل میڈیا پر قابل اعتراض اور جارحانہ پوسٹس کے خلاف کارروائی سے متعلق ہے۔

پی ایم مودی کا 'ارب پتی راج' برطانوی راج سے بھی زیادہ عدم مساوات والا: جے رام رمیش

نئی دہلی: 28/اگست (ایجنسیز) کانگریس نے مرکز کی مودی حکومت پر آج سنگین الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کا 'ارب پتی راج' برطانوی راج سے بھی زیادہ عدم مساوات والا ہے۔ پارٹی جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے اس سلسلے میں سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کیا ہے جس میں یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ جب دنیا بھر میں 'ارب پتی ٹیکس' کے نظریہ کو لے کر کئی ممالک متحد ہو رہے ہیں، تو حکومت ہند نے خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ جے رام رمیش نے اپنے سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''ہندوستان میں 2023 میں ہر پانچ دن میں ایک نیا ارب پتی بنا ہے۔ ارب پتیوں کی فہرست میں نان بایولوجیکل (غیر حیاتیاتی) وزیر اعظم کے سب سے قریبی دوست سرفہرست ہیں۔'' پھر وہ آگے لکھتے ہیں کہ ''نریندر مودی کا ارب پتی راج 'برطانوی راج' سے بھی زیادہ عدم مساوات سے بھرا ہے۔ لیکن یہی اس حکومت کی معاشی پالیسی سازی کی بنیاد بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے وقت میں جب دنیا بھر کے ملک ارب پتی ٹیکس کے بارے میں متحد ہو کر غور کر رہے ہیں، ہندوستان واضح طور سے خاموشی اختیار کیے ہوئے ہے اور تیزی سے بڑھتے معاشی عدم مساوات کے تئیں آنکھیں موندیں بیٹھا ہے۔'' اپنے اس پوسٹ کے ساتھ جے رام رمیش نے 'سی این بی سی آواز' کی ایک خبر کا تراشہ بھی شیئر کیا ہے جس میں 'ہورون انڈیا' کی امیروں پر مشتمل فہرست کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس خبر کا عنوان ہے 'ہندوستان میں پچھلے سال ہر 5 دن میں ایک نیا ارب پتی بنا- جانیے کون ہے نمبر 1'۔ اس خبر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ 'ہورون انڈیا' کی نئی فہرست میں 1000 کروڑ روپے والے 1539 امیر شامل ہیں۔ اس میں 272 نئے شامل ہوئے ہیں۔ پہلی بار 1500 کا نمبر پار کیا، گزشتہ پانچ سالوں میں 86 فیصد کا اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔

'یوپی رابطہ کمیٹی' نے آل انڈیا ریڈیو کی اردو سروس دوبارہ شروع کرنے کا کیا مطالبہ

دیوبند: 28/اگست (ایجنسیز) یوپی رابطہ کمیٹی کے سکریٹری ڈاکٹر عبید اقبال عاصم نے آل انڈیا اردو ریڈیو سروس بند کئے جانے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے دوبارہ بحال کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ آج یہاں ڈاکٹر عبید اقبال عاصم نے اخبار کو جاری اپنے ایک بیان میں کہا کہ آل انڈیا ریڈیو کی اردو سروس کا آغاز سن 1965ء میں وزارت نشریات نے وزارت خارجہ کے مشورے سے کیا تھا، جس کا مقصد عوام کا عوام سے رابطہ تھا۔ یہ سروس ہندوستان اور پاکستان کے عوام کے درمیان ایک مضبوط پل کا کام کرتی تھی اور اس کے سامعین ہر طبقے، ہر مذہب اور ہر فکر کے لوگ سرحد کے اس طرف بھی اور اس پار بھی بڑی تعداد میں ہیں۔ ڈاکٹر عبید اقبال کا کہنا ہے کہ اس سروس کا مقصد سافٹ پروپیگنڈہ (Soft Propaganda) بھی تھا۔ یعنی پاکستان کو اس کی اوقات بتانا اور لوگوں کو یہ احساس دلانا کہ اس پار جاکر تم نے کیا کیا کھویا ہے۔ اردو سروس سے نشر ہونے والے مشاعرے، مباحثے، سائنس کے پروگرام، کھیلوں کی معلومات، حالات حاضرہ کے پروگرام غرض کہ ہر طرح کے پروگرام یہاں سے نشر ہوتے تھے، جو تفریح طبع کے ساتھ ساتھ معلومات کے اضافے کا سبب بھی بنتے تھے اور ریڈیو کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہر شخص کو اس کی اپنی مادری زبان میں معلومات فراہم کرائی جائے۔ جاری بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل انڈیا ریڈیو کے اردو سروس نے کووڈ 19 کے دوران بھی اپنی بیش بہا خدمات انجام دیں، جب ہر طرف مایوسی چھائی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر عبید اقبال نے کہا کہ اردو سروس کے پروگراموں نے نہ صرف اسٹوڈیوز بلکہ پوڈ کاسٹ کے ذریعہ بھی لوگوں میں زندگی کے تئیں امید کی کرن کا کام کیا اور لوگوں میں زندگی کے تئیں دلچسپی پیدا کی۔ اردو سروس کی خاص بات یہ ہے کہ اس کے سامعین میں ہر مذہب کے لوگ شامل ہیں اور پروگراموں کو باقاعدگی سے سنتے ہیں اور مختلف پروگراموں میں شریک بھی ہوتے ہیں۔ جب سے یہ سروس موبائل ایپ پر دستیاب ہوئی ہے، تب سے نیپال سے لے کر امریکہ تک اور پاکستان سے لے کر یوگانڈا تک ہر جگہ اس کے سننے والے موجود ہیں۔ بدقسمتی سے آکاش وانی کی سابق ڈی جی نے اردو دشمنی کی بنا پر اس کے پروگراموں کی ریکارڈنگ پچھلے سال اپریل میں یکلخت بند کردی تھیں۔ اردو سروس سے نیوز کے شعبے کے ہندی پروگرامس کو چلانے کا حکم دے دیا تھا، جو ہنوز جاری ہے۔

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
30 Aug. 2024

چھوٹے قد، موٹاپے اور جلد کے مرض کی وجہ سے

باپ کے ناپسندیدہ اشوک جو 99 بھائیوں کو مار کر بادشاہ بنے

ریحان فضل

قدیم ہندوستان کے بادشاہ اشوک کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اپنے 40 سالہ دورِ حکومت میں انھوں نے تقریباً پورے برصغیر کو ایک حکومت کے تحت متحد کر دیا تھا۔ جنوبی ہند کی ریاستوں تمل ناڈو اور کیرالہ کو چھوڑ کر آج کا پورا انڈیا، پاکستان اور کم از کم افغانستان کا مشرقی حصہ اشوک کے دائرۂ اختیار میں تھا۔ یہی نہیں بلکہ وہ ایک ایسے مذہب سے دنیا بھر کو متعارف کرانے میں بھی کامیاب رہے جس کے پیروکار ان کے وقت میں بہت کم تھے۔ انھوں نے ایسے اخلاقی افکار و خیالات متعارف کروائے جن کے اثرات آج تک دیکھے جا سکتے ہیں۔ تاریخ دان چارلس ایلن اپنی کتاب 'اشوک دی سرچ فار انڈیاز لوسٹ امپیریز' میں لکھتے ہیں کہ 'اشوک کو بجا طور پر ہندوستان کا بانی کہا جا سکتا ہے۔' وہ پہلے حکمران تھے جنھوں نے ہندوستان کو بحیثیت ایک ریاست متحد کیا۔ یہی نہیں بلکہ انھوں نے گاندھی سے بہت پہلے ہی عدم تشدد کے تصور کو رائج کیا تھا۔ وہ شاید دنیا کے پہلے بادشاہ تھے جنھوں نے ایک فلاحی ریاست قائم کی تھی۔ اشوک مختلف لوگوں کے سامنے مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ کسی کے لیے وہ ایک فاتح ہیں جنھوں نے جنگ کی ہولناکیوں کو دیکھتے ہوئے اپنی فتوحات کا سلسلہ ترک کر دیا۔ کسی کے لیے وہ ایک درویش صفت ہیں جبکہ کسی کے لیے وہ درویش اور بادشاہ کا مجموعہ ہیں۔ کسی کے لیے وہ ایک سیاسی ذہن ہے جو انسانی اقدار کی گہری سمجھ رکھتا تھا۔ عصرِ حاضر کی معروف مورخ رومیلا تھاپر اپنی کتاب 'اشوک اینڈ دی ڈیکلائن آف دی موریا' میں لکھتی ہیں کہ اشوک نے اپنے وقت کی کئی طریقوں سے نمائندگی کی۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ انھوں نے اپنے وقت کو سمجھا اور ہندوستانی تناظر میں اس کی ضروریات پوری کیں۔

موریہ خاندان کے تیسرے حکمران

شہنشاہ اشوک کی کہانی ان کے دادا چندر گپت موریہ سے شروع ہوتی ہے جو پہلے پہل مگدھ ریاست کے تخت پر بیٹھے تھے۔ اشوک چندر گپت موریہ کے پوتے تھے۔ 323 قبل مسیح میں سکندر کی موت کے ایک یا دو سال کے اندر اندر دریائے سندھ کے مشرق میں یونانی تسلط ختم ہونا شروع ہو گیا۔ چندر گپت موریہ نے پہلے تو دھنا نندا سے شکست کھائی لیکن پھر اسے شکست دے کر شمالی ہندوستان کے غیر متنازع حکمران بن گئے۔ چندر گپت موریہ کی فوج اپنے 24 سالہ دورِ حکومت میں ناقابلِ تسخیر رہی۔ 305 قبل مسیح میں جب بابل اور فارس کے نئے حکمران سلیوکس نے سکندر کے ہاتھوں کھوئی ہوئی زمینوں کو فتح کرنے کی کوشش کی تو اسے چندر گپت موریہ کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ چندر گپت موریہ کے بعد بندوسار مگدھ کے بادشاہ بنے۔ چانکیہ باپ کے بعد بیٹے بندوسار کی بھی رہنمائی کرنے لگے۔ ان کے پوتے اور شاگرد رادھا گپت نے اشوک کے مگدھ کا بادشاہ بننے میں اہم کردار ادا کیا۔ اے ایل باشم اپنی کتاب 'دی ونڈر دیٹ واز انڈیا' میں لکھتے ہیں کہ 'بندوسار کا بیٹا سوسیما ان کے تخت کا وارث یا ولی عہد تھا اور یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اس کے بعد وہی مگدھ کا بادشاہ بنے گا۔' 'بندوسار کے جانشینوں کی فہرست میں اشوک کا نام کافی نیچے تھا۔ وہ چھوٹے قد کا موٹا شخص تھا۔ اسے جلد کی بیماری تھی جس کی وجہ سے وہ بدصورت نظر آتا تھا۔' شاید یہی وجہ تھی کہ اس کے والد اسے پسند نہیں کرتے تھے اور اسے ممکنہ وارثوں کی فہرست سے نکال دیا تھا۔

ودیشا میں تاجر کی بیٹی سے محبت

یہی وجہ تھی کہ جب راجدھانی پاٹلی پتر (موجودہ پٹنہ) سے دور ٹکشلا میں بغاوت ہوئی تو راجہ بندوسار نے اپنے بیٹے اشوک کو اسے کچلنے کے لیے بھیجا۔ اس کے بعد اسے شہنشاہ کے نمائندے کے طور پر وسطی ہندوستان میں اجین بھیج دیا گیا۔ وہاں ودیشا میں انھیں ایک مقامی تاجر کی خوبصورت بیٹی مہادیوی ساکیا کماری سے محبت ہو گئی۔ رومیلا تھاپر اپنی کتاب 'اشوک اینڈ دی ڈیکلائن آف دی موریا' میں لکھتی ہیں کہ 'دیپ وامس میں اس شادی کا کوئی ذکر نہیں ہے، لیکن اشوک کے ان سے دو بچے مہندا اور سنگھامترا تھے، جنھیں بعد میں بدھ مت کی تبلیغ کے لیے سری لنکا بھیجا گیا تھا۔' 'جب اشوک راجہ بنے تو مہادیوی نے پاٹلی پتر جانے کے بجائے ودیشا میں رہنے کو ترجیح دی۔ کہا جاتا ہے کہ دیوی بدھ مذہب کو ماننے والی تھی اور ودیشا اس وقت بدھ مت کا مرکز تھا۔' دوسری بات یہ کہ وہ ایک تاجر کی بیٹی تھی اور اس کی سماجی حیثیت شاہی خاندان کے لوگوں کی سطح پر نہیں تھی۔

اپنے بھائیوں کو قتل کر کے تخت پر قبضہ کیا

بندوسار نے اشوک کے بڑے بھائی سوسیما کو اپنا جانشین منتخب کیا تھا۔ لیکن 274 قبل مسیح میں ایک اور بغاوت ہوئی اور اس بار شہزادہ سوسیما کو اس سے نمٹنے کے لیے بھیجا گیا۔ یہ بغاوت پچھلی بغاوت سے زیادہ سنگین تھی اس لیے شہزادہ سوسیما کو زیادہ دیر تک ٹکشلا میں رہنا پڑا۔ اسی دوران بادشاہ بندوسار اشدید بیمار پڑ گیا۔ اس نے سوسیما کو واپس آنے کا حکم دیا اور اشوک کو اس کی جگہ ٹکشلا جانے کا حکم دیا۔ اسی دوران اشوک کا حامی وزیر رادھا گپتا نے مداخلت کی اور شاہی حکم کو روکنے کی کوشش کی۔ چارلس ایلن لکھتے ہیں کہ 'اشوک نے اپنی بیماری کا بہانہ کیا اور اپنے والد سے کہا کہ وہ اسے عارضی بادشاہ قرار دیں۔' یہ سنتے ہی بندوسار کو مرگی کا دورہ پڑا اور اس کی موت ہو گئی۔ جب سوسیما پاٹلی پترا واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ اس کے چھوٹے بھائی اشوک نے پاٹلی پترا پر قبضہ کر لیا ہے اور اس کے مرکزی دروازے کی حفاظت یونان سے لائے گئے کرائے کے فوجی کر رہے ہیں۔ پاٹلی پترا کے مشرقی دروازے پر سوسیما کو قتل کر دیا گیا جو کہ اقتدار کے لیے چار سالہ جدوجہد کی بنیاد بنا۔ اس دوران اشوک نے اپنے دیگر 99 سوتیلے بھائیوں کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا اس کے بعد ہی وہ اپنے آپ کو مگدھ کا مطلق العنان بادشاہ قرار دینے میں کامیاب ہوا۔ مورخ سنیل کھلنانی اپنی کتاب 'انکارنیشنز: انڈیا ان ففٹی لائیوز' میں لکھتے ہیں کہ 'قتل کیے جانے والے بھائیوں کی تعداد دراصل چھ تھی۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ تخت کے لیے خونریز جدوجہد کئی سال تک جاری رہی۔ اس وقت اشوک کی عمر 34 سال تھی۔'

اشوک کی چھ بیویاں

اشوک نے ایک دوسری شہزادی سے شادی کر کے اپنی تاجپوشی کا جشن منایا۔ اشوک کے حرم میں بہت سی عورتیں تھیں لیکن ان میں سے بہت سی انھیں پسند نہیں کرتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ اشوک نے انھیں زندہ جلوا دیا تھا۔ شاید اسی لیے اسے 'کنڈ اشوک' بھی کہا جاتا تھا۔ پاٹلی پتر کے تخت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد اشوک نے اپنی بیوی اور دو بچوں کو ودیشا سے بلا لیا۔ اشوک کی کم از کم چھ بیویاں تھیں۔ الہ آباد میں نصب نوشتہ میں کروواکی کو اشوک کی دوسری بیوی بتایا گیا ہے۔ اشوک کی سب سے پیاری اور اہم بیوی آسندھی متراتھی جو اشوک کی حکمرانی کے 13 ویں سال میں فوت ہو گئی۔ اشوک 265 قبل مسیح میں بدھ مت کا پیرو بن گیا، حالانکہ اس نے خود اعتراف کیا کہ اس نے پہلے ڈیڑھ سال تک اس مذہب کو سنجیدگی سے نہیں لیا تھا۔ بدھ مت کا پیرو بننے کے دو سال کے اندر ان کے بچے مہندا اور سنگھامترا بھی بدھ بھکشو اور راہبہ بن گئے۔

کلنگ کی خونی جنگ

اشوک کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے انگریزوں سے پہلے ہندوستان کے سب سے بڑے علاقے پر حکومت کی۔ جس وقت اشوک تخت پر بیٹھا، روم اور کارتھیج کے درمیان پہلی پنک جنگ ہو رہی تھی۔ فارس میں ایک خونریز تصادم جاری تھا اور چینی شہنشاہ اپنی عظیم دیوار تعمیر کرا رہا تھا۔ اشوک نے 262 قبل مسیح میں کلنگ کے خلاف جنگ کی۔ اس جنگ میں ایک لاکھ لوگ مارے گئے اور جنگ کے بعد پیدا ہونے والے حالات کی وجہ سے اتنی ہی تعداد میں مزید لوگ مارے گئے۔ ڈیڑھ لاکھ سے زائد افراد کو یا تو قید کیا گیا یا جلاوطن کر دیا گیا۔ ہلاک ہونے والوں میں زیادہ تر عام شہری تھے۔ پیٹرک اولیویل اپنی حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب 'اشوک پورٹریٹ آف فلاسفر کنگ' میں لکھتے ہیں کہ 'سمیت گوہا نے اس وقت کلنگ کی آبادی کا تخمینہ نو لاکھ 75 ہزار بتایا ہے۔ اگر آبادی کو 10 لاکھ بھی مان لیا جائے تو ہلاکتیں کل آبادی کا 20 فیصد ہوں گی اور اگر ہم قیدیوں کی تعداد کو بھی شامل کریں تو اس جنگ سے کل آبادی کا 35 فیصد متاثر ہوا ہے، اس نقطۂ نظر سے اسے جنگ کے بجائے قتلِ عام یا نسل کشی کہنا ناانصافی نہیں ہوگی۔

گوتم بدھ کے پیروکار بنے

اس فتح نے اشوک کی سلطنت کو خلیج بنگال تک بڑھا دیا اور وہ اگلے 37 سال تک اس پر تسلط برقرار رکھنے میں کامیاب رہے۔ لیکن یہ فتح اس قدر خونی تھی کہ اس نے اشوک کے ضمیر کو جھنجھوڑ دیا۔ انھوں نے کھلے عام اس پر افسوس کا اظہار کیا اور ان کی زندگی میں بڑی تبدیلی آ گئی۔ اشوک نے گوتم بدھ کے نظریات کو اپنایا جو ہندوستان میں ابھی نئے نئے تھے۔ تنوع جو اشوک کے دور میں ہندوستانی معاشرے میں موجود تھا، پہلے کبھی نہیں تھا۔ اس طرح کے متنوع معاشرے کو ایک ساتھ رکھنے کے لیے ایک عالمی نقطۂ نظر کی ضرورت تھی جو کافی لچکیلی ہو۔ چارلس ایلن لکھتے ہیں کہ 'کلنگ کی جنگ نے اشوک کو ایک برائے نام بودھ سے ایک مذہبی بودھ میں تبدیل کر دیا۔ اس وقت سے شہنشاہ اشوک نے اپنی حکمرانی کو مہاتما بدھ کی تعلیمات میں موجود اخلاقی اقدار کے گرد ڈھالا۔' 'ایک اچھے حکمران کے طور پر اشوک نے اپنے آپ کو اپنے لوگوں کے لیے دستیاب کرایا۔ لیکن صرف چند ایک ہی ان کے بولے ہوئے الفاظ سن سکتے تھے۔ اشوک کی خواہش تھی کہ ساری دنیا ان کی بات سنے۔ اس لیے انھوں نے یہ پہل کی کہ انھیں تحریری زبان میں پیش کیا تاکہ وہ ہمیشہ زندہ رہیں۔'

لوگوں کی زبان میں پیغام

اشوک نے اپنے پیغامات پراکرت زبان میں لکھے تھے جو اس وقت ان کی پوری سلطنت میں بولی جاتی تھی۔ سنیل کھلنانی لکھتے ہیں کہ 'موریہ شہنشاہوں میں اشوک کا ابلاغ کا انداز منفرد تھا۔' ساتویں حکم نامے میں اشوک نے لکھا تھا کہ جہاں کہیں بھی پتھر کے ستون یا پتھر کے ٹکڑے ہوں وہاں ان کے الفاظ کندہ کیے جائیں تاکہ وہ طویل عرصے تک موجود رہیں۔ 'جب تک میرے بیٹے پوتے حکمرانی کرتے رہیں یا جب تک سورج اور چاند چمکتے رہیں گے لوگ یہ احکامات پڑھ سکتے ہیں۔ زیادہ تر پتھر پر کندہ تحریروں میں اشوک کا ذکر 'وہ' کے طور پر کیا گیا ہے۔ لیکن بعض چٹانوں پر کندہ نوشتہ جات میں 'میں' کا بھی استعمال ہوا ہے جس کی وجہ سے ہمیں ان پتھروں کے نوشتہ جات میں ان کی حساسیت کی جھلک ملتی ہے۔ اشوک کے زیادہ تر چٹانوں پر کندہ نوشتہ جات پراکرت زبان کے برہمی رسم الخط میں ہیں۔ یونانی اور آرامی رسم الخط میں پتھر کے کچھ نوشتہ جات بھی ملے ہیں۔

رواداری اور عدم تشدد پر زور

اشوک نے 'دھم' کے تصور کو اپنایا۔ 'دھم' کی بنیاد روحانی پاکیزگی یا مقدس رسومات پر نہیں تھی بلکہ دنیاوی طرزِ عمل پر تھی۔ یہ خیال رواداری کے حق میں تھا اور تشدد کے خلاف تھا۔ رومیلا تھاپر کہتی ہیں کہ 'پہلا اصول جس کو اشوک نے سب سے زیادہ اہمیت دی وہ مختلف عقائد کا بقائے باہمی تھا۔ ان کا خیال تھا کہ سب کو بقائے باہمی کے جذبے کے ساتھ مل جل کر رہنا سیکھنا ہوگا۔' 'آپ کو دوسرے لوگوں کے فرقوں کا احترام کرنا ہوگا، کیونکہ دوسروں کے فرقوں کا احترام کرنے سے ہی آپ اپنے فرقے کا احترام کر سکتے ہو۔' 'یہ دھم کا ایک بنیادی اصول ہے۔ مجھے یہ دلچسپ لگتا ہے کہ اس پر کتنا زور دیا گیا ہے۔ اس وقت فرقوں کے درمیان بہت زیادہ دشمنی رہی ہوگی۔' دھم کے مطابق حکمران کا فرض ہے کہ وہ رعایا کی فلاح و بہبود، ان کی صحت اور خوشی کے بارے میں سوچے اور اس سمت میں کام کرے۔ سڑک کے کنارے برگد یا آم کے درخت لگانا اور مسافروں کے کھانے اور آرام کا انتظام کرنا بھی بادشاہ کا فرض ہے۔ اشوک کے سب سے زیادہ اثر انگیز خیالات 12 ویں چٹان کے فرمان میں ہیں۔ جس میں مذہبی رواداری پر زور دیا گیا ہے۔ اشوک اسے زبان پر قابو رکھنا کہتے ہیں۔ چٹان کے نوشتہ میں لکھا ہے کہ 'جو شخص انتہائی عقیدت کے ساتھ اپنے مذہب کی تعریف کرتا ہے اور دوسرے مذاہب پر تنقید کرتا ہے وہ اپنے ہی مذہب کو نقصان پہنچاتا ہے۔ مذاہب کے درمیان ہم آہنگی ہونی چاہیے، ہر کسی کو دوسرے کے خیالات سننا چاہیے اور ان کا احترام کرنا چاہیے۔'

اشوک کی موت

اشوک کی موت کے بعد موریہ سلطنت کا زوال شروع ہو گیا۔ یہ اس وقت شروع ہوا جب ان کا مذہبی عقیدہ اپنے عروج پر تھا۔ اشوک کی مذہبی عقیدت اس قدر بڑھ گئی تھی کہ انھوں نے اپنا سارا خزانہ خالی کر دیا۔ بدھ مت کی کہانیوں کے مطابق انھوں نے اپنا سب کچھ عطیہ کر دیا۔ لی رونگزی اپنی کتاب 'دی گریٹ ڈائنیسٹی ریکارڈ آف ویسٹرن ریجن' میں لکھتے ہیں کہ 'جب اشوک بیمار تھا اور بسترِ مرگ پر تھا اور جان گیا تھا کہ اب وہ زندہ نہیں رہے گا تو اس وقت وہ اپنے تمام جواہرات اچھے مقاصد کے لیے عطیہ کرنا چاہتا تھا لیکن تب تک ان کے وزیر کا زور چلنے لگا تھا اور انھوں نے اشوک کو ایسا کچھ نہیں کرنے دیا جو وہ چاہتے تھے۔' اشوک کا انتقال 232 قبل مسیح میں ہوا۔

موریہ خاندان کا خاتمہ

برہدرتھ موریہ خاندان کا آخری بادشاہ ہوا جسے 81-180 قبل مسیح میں اس کے کمانڈر پشیامتر نے قتل کر دیا۔ اور پھر اس نے بعد میں شونگ خاندان کی بنیاد رکھی۔ موریہ خاندان کی سلطنت کل 137 سال تک قائم رہی۔ رومیلا تھاپر لکھتی ہیں کہ 'ہان اور رومن جیسی دیگر سلطنتوں کے مقابلے میں موریہ خاندان بہت ہی مختصر مدت کا تھا۔ اس کا عروج چندر گپت موریہ کی فتوحات کے ساتھ ہی ہوا۔ یہ اپنے پوتے اشوک کے دور میں اپنے عروج پر پہنچا، لیکن اس کے بعد اشوک کی سلطنت کا زوال شروع ہو گیا۔ بیٹے اور پوتے اپنے دادا کے قد کے نہیں تھے ان کی حکمرانی بھی بہت سے دعویداروں میں تقسیم تھی۔ وہ اپنے والد اور دادا کی طرح لکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تھے۔ اشوک کی طرح پتھر کا کوئی نوشتہ نہیں چھوڑا۔

آزاد ہندوستان نے اشوک کی میراث کو اپنایا

اشوک کی موت کے بعد موریہ سلطنت کا زوال شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ اشوک کو ہندوستانیوں نے بھلا دیا۔ آہستہ آہستہ پراکرت زبان اور برہمی رسم الخط کا استعمال بھی ختم ہو گیا اور لوگ نوشتہ جات پر لکھے پیغامات کو پڑھنا بھول گئے۔ قسمت کا کھیل دیکھیں کہ اشوک کو 19 ویں صدی میں برطانوی مورخین ولیم جونز اور جیمز پرنسپ نے دوبارہ دریافت کیا۔ انھوں نے لوگوں کو برہمی رسم الخط کا مطلب سمجھا دیا۔ ہندوستان کی آزادی سے صرف ایک ماہ قبل جولائی 1947 میں دستور ساز اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے جواہر لعل نہرو نے ہندوستانی ترنگے کے بیچ میں اشوک کے چکر کو رکھ کر قومی پرچم کے ڈیزائن پر فیصلہ کرنے کی تجویز پیش کی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے بہت خوشی ہے کہ ہم نے نہ صرف اشوک کی اس علامت کو اس جھنڈے کے ساتھ جوڑا ہے بلکہ ان لوگوں کو بھی جو نہ صرف ہندوستان بلکہ عالمی تاریخ کی اہم شخصیات تھیں۔ اشوک ہندوستانی عوام کے لیے ایسی متاثر کن شخصیت تھے کہ ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم جواہر لعل نہرو نے کم و بیش اشوک کو نئی قوم کے سرپرست کا درجہ دیا۔ اشوک کے چار شیروں کو نہ صرف ہندوستانی ڈاک ٹکٹوں پر دکھایا گیا ہے بلکہ ہندوستان کا یہ ریاستی نشان پوری ہندوستانی زندگی کا ایک اٹوٹ نشان بن گیا ہے۔ یہ پرامن بقائے باہمی کی علامت بھی ہے۔ شہنشاہ اشوک کا عوامی زندگی میں بھی تحمل اور ضبطِ نفس کا پیغام آج ہندوستانیوں کے لیے کسی ترغیب یا تحریک سے کم نہیں۔

چین دلائی لامہ کے ساتھ پیشگی شرائط کے بغیر مذاکرات شروع کرے۔ امریکہ

دھرم شالہ۔ 29/اگست۔ ایم این این۔ نئی دہلی میں امریکی سفارت خانے کے ترجمان کرسٹوفر ایلمز نے جلاوطن تبتی برادری کا دورہ کیا اور چین پر زور دیا کہ وہ تبتی روحانی پیشوا دلائی لامہ یا ان کے نمائندوں کے ساتھ بغیر کسی شرط کے بات چیت شروع کرے۔ اس دورے کے دوران ایلمس نے تبت میوزیم، بدھ خانقاہوں اور مرکزی تبتی انتظامیہ کے دفاتر کا دورہ کیا اور ہندوستانی اور تبتی میڈیا کے نمائندوں سے بھی ملاقات کی۔ نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے، ایلمز نے کہا، "ریزولوا ایکٹ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ کانگریس نے اس سال جون میں منظور کیا تھا اور جولائی میں امریکی صدر جو بائیڈن نے قانون میں دستخط کیے تھے۔ میں کانگریس کی طرف سے بات نہیں کر سکتا لیکن انتظامیہ کی طرف سے اور صدر بائیڈن کی طرف سے، انہوں نے ایکٹ پر دستخط کیے کیونکہ ہم اس قانون کے جذبات سے متفق ہیں جو تبتی لوگوں کے انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے موجود ہے۔ قانون تبت کو ایک سیاسی وجود کے طور پر بھی بحث کرتا ہے۔ یہ امریکہ کی ایک دیرینہ پالیسی رہی ہے اور صدر نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ریاستہائے متحدہ کی حکومت تبت کے خود مختار علاقے اور چین کے دیگر تبتی علاقوں کو اب بھی چین کے حصے کے طور پر دیکھتی ہے، اس سے ہماری پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی، یہی وہ چیز ہے۔ صدر بائیڈن کنٹرول کرتے ہیں کہ ہم یہ کیسے طے کرتے ہیں کہ بین الاقوامی سرحدیں کیا ہیں۔ تاہم، میں سمجھتا ہوں کہ اگلے اقدامات وہ ہیں جن پر ہم ایک طویل عرصے سے زور دے رہے ہیں جو کہ چین اور دلائی لامہ یا ان کے نمائندوں کے درمیان براہ راست مذاکرات ہیں۔ مزید، ایلمز نے چین پر زور دیا ہے کہ وہ دلائی لامہ یا ان کے نمائندوں کے ساتھ پیشگی شرائط کے بغیر براہ راست مذاکرات میں مشغول ہو۔

رسول اللہ کا احترام ہر مسلمان پر لازم ہے؛ جو شخص بھی آپکی گستاخی کرے گا خسارہ اٹھائے گا!!!

مولانا محمد عبدالحفیظ اسلامی
سینئر کالم نگار آزاد صحافی
9849099228

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ بعض شر پسند لوگ آئے دن نت نئے طریقے سے سرکار دوعالم ورحمۃ للعلمین؛ جو سارے جہاں میں اولاد آدمؑ کے لیے امن وامان اور صراط مستقیم کی فضاء کا پیغام لے کر تشریف لے آئے، اس مبارک ہستی کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں، یہ دراصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس واہمیت سے ناواقف ہیں لہذا آپؐ کا بھرپور تعارف دنیا کے سامنے رکھنا ہم سب کا عین فریضہ ہے۔۔۔۔۔۔!!! یہ بات ایک اٹل حقیقت ہے کہ، جس کے دل میں احترام نبیؐ نہ ہو وہ دل اپنے مالک وخالق کے ادب احترام سے بھی خالی ہے۔ آدمی چاہے جتنا اپنے کو پاکباز سمجھے، لیکن اگر اس کے اندر نبیؐ کے تعلق سے کسی بھی طرح کی بے ادبی و بے احترامی کی کیفیت پائی جاتی ہو تو اس کی ساری پاکبازی اور نیک اعمال کا جو کچھ ذخیرہ اس نے کیا تھا وہ سب کا سب اکارت ہو جائے گا۔ چنانچہ اسلام میں ذات نبیؐ کے ادب واحترام کو اللہ تعالی کے احترام سے جوڑ کر اہل ایمان کو یہ تعلیم دی گئی کہ نبیؐ کے ساتھ تمہارا کس طرح کا عمل ہونا چاہیے۔ اس سلسلہ میں فرمان باری تعالی یوں ہوا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنی آواز نبیؐ کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ نبیؐ کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو، جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ (سورۃ الحجرات: ۲، ترجمانی از سید مودودیؒ)

آیت مذکورہ بالا کے ذریعہ اہل ایمان کو اس بات کی تاکید فرما دی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام کے معاملہ میں ہمیشہ چوکنا رہنا چاہیے، اگر اس میں ذرا سی بھی کمی ہو جائے تو زندگی بھر کی (اعمال صالحات کی) پونجی برباد و تاراج ہو جائے اور تم کو اس کی خبر بھی نہ ہو۔ یہ ایک اہم حکم خداوندی ہے، جس میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت واحترام اور آپ کا مقام بلند بیان کیا گیا اور سارے مسلمانوں کو یہ تاکیدی حکم دیا گیا کہ اپنی آواز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے ہرگز بلند نہ کرنا۔ محترم قارئین کرام! یہاں اس بات کا ذکر بے محل نہ ہوگا کہ اسی سورہ کی آیت نمبر ایک میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ دیکھو نبیؐ کے آگے پیش قدمی نہ کرو، یعنی کسی بھی معاملہ میں نبیؐ کو ارشاد فرمانے سے پہلے آگے بڑھ کر اپنے سے کچھ رائے دینے کی کوشش ہرگز نہ کرنا، یہاں پر یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ یہ سورۃ الحجرات مدنی سورتوں میں شامل ہے اور وہ بھی مدنی دور کے آخر میں اس کا نزول ہوا اور دوسری طرف اسلام کو غلبہ حاصل ہو چکا تھا اور لوگ جوق در جوق قبیلے کے قبیلے اسلام کی پناہ میں آ رہے تھے۔ اس طرح یہ دور نئے مسلمانوں کی تربیت کا زمانہ تھا، لیکن جو لوگ ابھی آپؐ کی اصل قدر ومنزلت سے واقف نہ تھے اور یہ سمجھ رہے تھے کہ گویا یہ اسلام قبول کر کے نبیؐ پر کچھ احسان کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں مولانا امین احسن اصلاحیؒ اپنی تفسیر تدبر قرآن میں اس آیت کی تشریح فرماتے ہوئے یوں تحریر فرمایا: "یہ اسی اوپر والی بات کے ایک دوسرے پہلو کی طرف اشارہ ہے۔ جن لوگوں کے اندر یہ خناس سمایا ہوا ہو کہ وہ اللہ ورسول کو مشورہ دینے کی پوزیشن میں ہیں یا جن کو یہ زعم ہو کہ ان کا اسلام قبول کر لینا اسلام اور پیغمبرؐ پر ایک احسان ہے۔ ان طرز خطاب اور انداز کلام رسول کے آگے متواضعانہ و نیازمندانہ نہیں ہو سکتا تھا بلکہ ان کے اس پندار کا اثر ان کی گفتگو سے نمایاں ہونا ایک امر فطری تھا"۔ (تدبر قرآن: ۴/ ۴۸۸) مزید اس میں یہ حکم بھی دیا گیا کہ جب بھی نبیؐ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہو جائے تو اونچی آواز سے بات نہ کی جائے بلکہ یہ بات ہر وقت ملحوظ رکھی جائے کہ عام لوگوں سے گفتگو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی جانے والی گفتگو میں بہت بڑا فرق ہے، اس آیت کریمہ کے ذریعہ ان لوگوں کو جو ابھی تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب واحترام اور مقام بلند سے ناواقف تھے یہ بتلا دیا گیا کہ اب بارگاہ نبویؐ میں جو بھی بے احترامی کا رویہ اختیار کرے، اسے اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ یہ اتنا بڑا گناہ ہے جس کی وجہ سے زندگی بھر کے سارے اعمال غارت ہو سکتے ہیں۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ جو لوگ نبی پاکؐ کا احترام کرتے ہیں وہ دراصل اللہ تبارک وتعالیٰ کا ادب واحترام بجا لاتے ہیں۔ اسلام قبول کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر احسان جتانے والے نومسلموں اور اسلامی آداب وتہذیب سے ناآشنا مسلمانوں کو نبیؐ کے مقام بلند کی اہمیت بتلاتے ہوئے، ان لوگوں کی تعریف بیان کی گئی جنہوں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے میں اپنی آواز کو پست رکھتے ہیں۔ فرمایا: إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ

"جو لوگ رسولِ خداؐ کے حضور بات کرتے ہوئے اپنی آواز پست رکھتے ہیں وہ درحقیقت وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے جانچ لیا ہے۔ ان کے لئے مغفرت ہے اور اجر عظیم" (ترجمانی آیت ۳ سورۃ الحجرات)

یعنی جو لوگ اپنے اندر تقویٰ رکھتے ہیں اس کا ظہور اس طرح ہوتا ہے کہ یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب واحترام ملحوظ رکھتے ہیں، جس کے بدلے میں اللہ ان پر اس طرح مہربان ہوتا ہے کہ ان کی مغفرت فرما دیتا ہے اور اجر عظیم کا مستحق بھی بنا دیتا ہے۔ مولانا مودودیؒ نے اس کی جامع تشریح فرمائی جو دلنشین و عام فہم ہے۔ وہ یوں رقمطراز ہوئے: "یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آزمائشوں میں پورے اترتے ہیں اور ان آزمائشوں سے گزر کر جنہوں نے ثابت کر دیا ہے کہ ان کے دلوں میں فی الواقع تقویٰ موجود ہے وہی لوگ اللہ کے رسولؐ کا ادب واحترام ملحوظ رکھتے ہیں"۔ اس ارشاد سے خود بخود یہ بات نکلتی ہے کہ جو دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام سے خالی ہے وہ درحقیقت تقویٰ سے خالی ہے اور رسولؐ کے مقابلے میں کسی کی آواز کا بلند ہونا محض ایک ظاہری بدتہذیبی ہے، بلکہ باطن میں تقویٰ نہ ہونے کی علامت ہے۔ (تفہیم القرآن، سورۃ الحجرات: ۳، حاشیہ ۵) قارئین کرام! سورۃ الحجرات کے آغاز میں پہلی تعلیم یہ دی گئی کہ نبیؐ کے آگے پیش قدمی نہ کرو، دوسری تعلیم دیتے ہوئے یہ ادب سکھلایا گیا کہ نبیؐ سے بات کرنے میں اپنی آواز کو پست رکھا جائے، اس طرح جو لوگ اس ادب کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس پر عمل کرتے ہیں وہ اللہ کے پسندیدہ بندے بن جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرماتا اور اجر عظیم سے نوازتا ہے۔ اب ایک تیسرا حکم دیتے ہوئے مسلمانوں کو نبیؐ سے ملاقات کرنا مقصود ہو تو کس طرح کا رویہ اختیار کرنا چاہیے، اس کے بابت تہذیب سکھلائی جا رہی ہے۔ فرمایا: إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ

"اے نبیؐ جو لوگ تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں" (ترجمانی سورۃ الحجرات: ۴)

اور مزید یہ بھی نصیحت فرمائی کہ

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

"اگر وہ تمہارے برآمد ہونے تک صبر کرتے تو انہی کے لئے بہتر تھا، اللہ درگزر کرنے والا اور رحیم ہے"۔ (ترجمانی آیت: ۵)

خلاصہ کلام یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ملاقات کا شرف حاصل کرنا ہو تو کس طرح کا عمل ہونا چاہیے، اس کی ہدایت دی گئی، اور اس بات سے منع فرما دیا گیا کہ آپؐ سے ملاقات کرنا مقصود ہو تو آپ کے حجرات پر جا کر بے ڈھنگے انداز میں نہ پکارو بلکہ آپؐ کے باہر تشریف لانے تک صبر کرو، غرض یہ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام اور آپ کی اپنی ذاتی مشغولیات کا پاس وخیال نہ رکھنا یہ بے عقلی کی بات ہے اور جو لوگ آپؐ کے برآمد ہونے تک انتظار کرتے، صبر کا مظاہرہ کرتے تو ان ہی کے حق میں بہتر تھا۔ یہاں پر ایک بات کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ آپ کی صحبت میں رہ کر تعلیم حاصل کر چکے وہ تو بہت ہی ادب واحترام کو ملحوظ رکھتے تھے۔ یعنی آپؐ کی مصروفیات اور آپؐ کے شب وروز کی مشغولیات سے پوری طرح واقف تھے اور اسی کے عین مطابق عمل کرتے تھے، لیکن جو لوگ دور دراز مقامات سے آتے (جن کی ابھی تربیت باقی تھی) یہ تو آتے ہی ازواج مطہرات کے حجروں کا چکر کاٹتے ہوئے باہر ہی سے محمدؐ کو پکارتے پھرتے تھے، جس کی وجہ سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچتی تھی، لیکن آپؐ اپنے طبعی حلم کی وجہ سے اسے برداشت فرمایا کرتے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب بندے اور اس کے رسول ہیں۔ لہٰذا اپنے محبوب کی اس کیفیت کو دور فرمانے کے لئے اللہ نے یہ حکم دے دیا کہ خبردار اس طرح کی کوئی حرکت آگے نہیں ہونی چاہیے، اور یاد رکھو بے علمی میں جو ہو چکا سو ہو چکا، تم سے درگزر کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ مولانا حافظ صلاح الدین یوسفؒ نے اس آیت کی تفسیر مختصر طور پر یوں فرمائی: "یہ آیت قبیلہ بنوتمیم کے بعض اعرابیوں (گنوار قسم کے لوگوں) کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے ایک روز دوپہر کے وقت جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قیلولہ کا وقت تھا، حجرے سے باہر کھڑے ہو کر عامیانہ انداز میں "یا محمد یا محمدؐ" کی آوازیں لگائیں تاکہ آپؐ باہر تشریف لے آئیں (مسند احمد: ۸۴۔ ۳۱۸) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کی اکثریت بے عقل ہے، آپؐ کے آداب واحترام کے تقاضوں کا خیال نہ رکھنا، بے عقلی ہے (احسن البیان) حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ اس کی تفسیر کرتے ہوئے آخر میں یوں رقمطراز ہوئے: "صحابہ وتابعین نے اپنے علماء ومشائخ کے ساتھ بھی اسی ادب کا استعمال کیا ہے۔ صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ جب میں کسی عالم صحابی سے کوئی حدیث دریافت کرنا چاہتا تھا تو ان کے مکان پر پہنچ کر ان کو آواز یا دروازہ پر دستک دینے سے پرہیز کرتا اور دروازہ کے باہر بیٹھ جاتا تھا کہ جب وہ خود ہی باہر تشریف لاویں گے اس وقت ملاقات کروں گا"۔ (روح المعانی، معارف القرآن) ایک اور مفسر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ یوں تحریر فرماتے ہیں: "جہاں عام طور پر لوگوں کو کسی شائستگی کی تربیت نہ ملی تھی، بار بار ایسے اُن گھڑ لوگ بھی آپؐ سے ملاقات کے لئے آ جاتے تھے جن کا تصور یہ تھا کہ دعوت الی اللہ اور اصلاح خلق کا کام کرنے والے کو کسی وقت بھی آرام لینے کا حق نہیں ہے، اور انہیں حق ہے کہ رات دن میں جب چاہیں اس کے پاس آ دھمکیں اور اس کا فرض ہے کہ جب بھی وہ آ جائیں وہ ان سے ملنے کے لئے مستعد رہے۔ اس قماش کے لوگوں میں عموماً اور اطراف عرب سے آنے والوں میں خصوصاً بعض ایسے ناشائستہ لوگ بھی ہوتے تھے جو آپؐ سے ملاقات کے لئے آتے تو کسی خادم سے اندر اطلاع کرانے کی زحمت بھی نہ اٹھاتے تھے بلکہ ازواج مطہرات کے حجروں کا چکر کاٹ کر باہر ہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتے پھرتے تھے"۔ اس طرح کے متعدد واقعات احادیث میں صحابہ کرامؓ روایت کیے ہیں (تفہیم القرآن سورۃ الحجرات آیت: ۵ حاشیہ ۶) ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے غفور ورحیم ہونے کا ذکر یوں کیا: "چونکہ یہ لوگ آداب معاشرت سے ناآشنا ہیں اور یہ خلاف ادب حرکت وہ جان بوجھ کر نہیں کرتے رہے ہیں، اس لئے اپنے گذشتہ طرزِ عمل کے حوالے سے تو انہیں معافی کی توقع رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے۔ لیکن آئندہ کسی سے ایسی کوئی حرکت سرزد نہیں ہونی چاہیے۔ (بیان القرآن)

حاصل کلام

آج ہمارے ملک میں نبیؐ کی شان اقدس میں جو بے لگام ہو کر گستاخانہ باتیں کی جا رہی ہیں یہ دراصل آپ کی قدر منزلت سے ناواقف ہونا بھی ایک وجہ ہے، اسکے سدباب کے لیے جہاں ہم اپنے ملک کے قانون کے حساب سے کوششیں کریں؛ اور دوسری جانب ہم اپنے قول وفعل اور علمی طور پر اپنے تمام برادران وطن کے سامنے اس بات کو کھول کر دوٹوک انداز میں رکھیں کہ نبیؐ کا ادب احترام ہم سب انسانوں کے لیے انتہائی ضروری ہے ورنہ ہم حقیقی طور پر ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے اس طرح آپکی لائی ہوئی تعلیمات اور آپکے احکامات کی طرف انکی توجہ مبذول کروائی جائے تو ان شاء اللہ آج جو لوگ آپکی ناقدری کر رہے ہیں وہ آپکے نقش قدم پر چلنے لگیں گے۔ طائف کے واقعات سے ہم سبق حاصل کریں اور صبر وتحمل کے ساتھ نبیؐ کی سنت پر عمل پیرا ہو جائیں۔

امریکہ کا عدالتی نظام اور جیلوں کا نظام

ازغلام غوث
ڈپٹی چیف ٹرافک مینیجر (Rtd)
9980827221

قارئین کو یہ جان کر تعجب ہوگا کہ امریکہ میں جب بھی کوئی کیس عدالت جاتا ہے تو وہ چاہے سیول ہو یا کریمنل وہ سب ایک یا دو برسوں میں حل کر دیے جاتے ہیں اور فیصلے سنا دیے جاتے ہیں۔ وہاں کوئی بھی کیس پانچ، دس یا بیس برس نہیں چلتا اور نہ ہی وہاں کے وکیل تاریخ پر تاریخ لیتے ہیں۔ وہ فیس لینے کے معاملے میں عوام کو تکلیف نہیں دیتے اور نہ ہی کیسوں کو لمبا کھینچتے ہیں۔ امریکہ ایک فیڈرل اسٹیٹ ہونے کے ناطے وہاں پچاس ریاستیں ہیں۔ ہر ریاست میں ایک سپریم کورٹ ہوتا ہے جہاں اس ریاست کے مقدمے فیصل کر دیے جاتے ہیں۔ صرف ٹیکساس اور وکلاھوما دو ریاستوں میں دو دو سپریم کورٹ ہیں جنمیں ایک سیول کیسس سماعت کرتا ہے اور دوسرا کریمنل کیسس۔ امریکہ میں دو قسم کی عدالتیں ہیں ایک قسم ہے ریاستی عدالتیں ور دوسری قسم ہے فیڈرل عدالتیں۔ ریاستی عدالتیں ریاست کے اندر ہونے والے مقدمے ریاست کے بنائے قوانین کے مطابق سنتی ہیں۔ فیڈرل عدالتیں دو ریاستوں کے درمیان ہونے والے تنازعے کو سنتا ہے۔ ایک ہے State Trial Courts اسکے اوپر ہے Intermediate appellate State Courts اور ان کے اوپر ہے US دوسری قسم ہے spreme Court District Courts اور اس کے اوپر ہے US Court s of appeals۔ ان دونوں سے سب سے اوپر ہے ایک سپریم کورٹ آف امریکہ۔ ٹرائل کورٹس ریاست کے اندر ہونے والے تنازعات چاہے وہ سیول ہوں یا کریمنل وہ سنتے ہیں۔ وہیں اپیل کورٹ بھی ہیں۔ ٹرائل کورٹ میں صرف ایک جج ہوتا ہے۔ ڈسٹرکٹ کورٹس فیڈرل کورٹس ہیں جو ۹۴ ہیں۔ اسٹیٹ کورٹس الگ اور فیڈرل کورٹس الگ ہوتے ہیں۔ فیڈرل کورٹس وہ معاملات سنتے ہیں جو سنٹرل حکومت کے ہوتے ہیں جیسے ٹیکس اور دیگر سنٹرل پالیسیس۔ امریکہ کا سب سے بڑا سپریم کورٹ واشنگٹن میں ہے جو سب سے اوپر ہے۔ اس کے نو جج ہیں جنہیں صدر مملکت نامزد کرتے ہیں۔ وہ مرتے دم تک جج بنے رہ سکتے ہیں اور انہیں تنخواہ بھی برابر ملتی رہتی ہے۔ y فیڈرل سپریم کورٹ ریاست کے تمام سپریم کورٹوں کی اپیلیں سنتا ہے اور فیصلہ صادر کرتا ہے۔ ریاستی قوانین اگر ملک کے قوانین کے خلاف ہوں تو وہ مداخلت کرتا ہے اور ملک کے دستور کے تنازعہ پر بھی فیصلے کرتا ہے۔ وہاں چھوٹے چھوٹے جرائم پر ملزموں کو جیلوں میں ٹھونسا نہیں جاتا اور عوام بھی ہر چھوٹے جھگڑے پر عدالتوں کا رخ نہیں کرتے۔ فیڈرل کورٹوں کے تین لیول ہیں ٹرائیل کورٹ، اپیل کورٹ اور سپریم کورٹ۔ ان کے ۹۳ ڈسٹرکٹ کورٹ ہیں اور تیرہ سرکیٹ کورٹ۔ ان کے ججوں کو صدر مملکت نامزد کرتے ہیں۔ یہ عدالتیں دو ریاستوں کے درمیان ہونے والے تنازعہ اور دستور امریکہ کے معملات سنتے ہیں۔ پورے امریکہ میں ۶۷۰ ڈسٹرکٹ کورٹ جج ہیں۔ سپریم کورٹ جو واشنگٹن میں ہے وہ سب سے بڑا اور آخری کورٹ ہے۔ فیڈرل کورٹ کے جج مرنے تک جج بنے رہتے ہیں اور انہیں صرف امپیچمنٹ (impeachment) کے ذریعہ نکالا جا سکتا ہے اور یہ کام کانگریس اور سینیٹ کا ہے۔ وہاں کوئی بھی کیس کا فیصلہ مذہب یا آستھا کی بنیاد پر نہیں کیا جاتا بلکہ صرف ملک کے دستور اور قانون کے مطابق کیا جاتا ہے۔ ججوں کو نامزد کرنے کے وقت ان کی سوچ اور ان کے خیالات کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ آجکل سیاستدان اس کوشش میں ہیں کہ ان ججوں کی میعاد مرنے تک کے بجائے کم کر دینا چاہیے اور ایک مقررہ مدت کے لئے ہونا چاہیے۔ وہاں کی عدالتوں میں جوری کا رواج بھی ہے جس کے لئے ماہرین کو چنا جاتا ہے اور وہ بھی ہر کیس میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں اور ججوں کو فیصلہ کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ وہاں وکیلوں کو تاریخ پر تاریخ لینے اور غیر ضروری سوالات کرنے نہیں دیا جاتا۔ جیلوں کی حالت یہ ہے کہ وہاں کی جیلوں میں گنجائش سے کم قیدی ہیں اور ان سب کی اچھی دیکھ بھال ہوتی ہے۔ بہت کم لوگ عدالتوں کا رخ کرتے ہیں۔ اس لئے عدالتوں کے سامنے کم ہی کیس رہتے ہیں اور وہ بھی بہت جلد فیصل کر دیے جاتے ہیں۔ 13 Mar 2024 کو امریکہ کی تمام جیلوں میں 2,163,235 کی گنجائش ہے لوکل جیلوں میں 60.5% ریاستی جیلوں میں 86.9 % اور فیڈرل جیلوں میں 112.8 % قیدی ہیں جنکی دیکھ بھال کرنا آسان ہے۔ امریکہ کی تمام جیلوں میں اس وقت 20 لاکھ قیدی ہیں۔ امریکہ کی آبادی دنیا کی آبادی کا 5 فیصد ہے مگر 20 فیصد قید میں ہیں۔ چین کی آبادی چار فیصد زیادہ ہونے کے باوجود وہاں کم قیدی ہیں۔ 1921 میں امریکہ میں قیدیوں کی آبادی 25 فیصد کم ہو گئی ہے.. ڈرگ کے کیس میں 5 قیدیوں میں ایک قید میں ہے، ظلم کے معاملات میں 5 میں 3 ہیں اور مالی کیس میں 7 میں ایک قیدی قید میں ہے۔ امریکہ میں ایک لاکھ شہریوں میں 531 قید میں ہیں۔ امریکی عدالتوں کا سالانہ خرچ 81 بلین ڈالر ہے۔ پولیس ڈپارٹمنٹ اور جیلوں میں رشوت خوری اور چور بازاری نہیں کے برابر ہے اور قیدیوں کے ساتھ ان کا رویہ نہایت ہی نرم اور عزت والا ہوتا ہے۔ کھانا ذائقہ دار ہوتا ہے اور ایسا جیسے کوئی متوسط گھرانے میں ہوتا ہے۔ ہندوستانی عدالتوں اور جیلوں میں اصلاحات کی ضرورت ہے مگر ایسا لگتا ہے کہ ہم مسلمانوں کو اس پر غور وفکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ایسے زندگی گزار رہے ہیں جیسے اس مسلے سے ہمیں کوئی لینا دینا نہیں ہے حالانکہ فیصد کے لحاظ سے جیلوں میں سب سے زیادہ قیدی مسلمان ہیں اور عدالتوں میں بھی یہی حال ہے۔ ہمیں تو بس مسجد، مدرسہ، وقف بورڈ، مسلک اور آپسی نااتفاقی کے مسائل ہی اہم ہیں۔ (اگر اس مضمون میں کوئی غلطی ہے تو اڈوکیٹ حضرات برائے مہربانی بتائیں)

قومی تعلیمی پالیسی کے اہداف کا حصول انٹیگریٹیڈ ٹیچرایجوکیشن پروگرام کا مقصد

اردو یونیورسٹی میں دو روزہ قومی ورکشاپ سے پروفیسر پنکج اروڑہ، چیئرمین این سی ٹی ای کا خطاب

حیدرآباد، 29 اگست (پریس نوٹ) اساتذہ کی تعلیم وتربیت کے حوالے سے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے ملک بھر میں اپنی نوعیت کے منفرد تعلیمی ادارہ میں شمار ہوتا ہے۔ جو اس شعبے میں ٹھوس خدمات انجام دے رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر پنکج اروڑہ نے کیا جو نیشنل کونسل فار ٹیچر ایجوکیشن کے صدرنشین ہیں۔ وہ آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں اسکول برائے تعلیم وتربیت کے زیر اہتمام منعقدہ دو روزہ قومی ورکشاپ کی افتتاحی تقریب کو بحیثیت مہمانِ خصوصی مخاطب کر رہے تھے۔ انہوں نے انٹیگریٹڈ ٹیچر ایجوکیشن پروگرام کو اساتذہ کی تربیت کے حوالے سے نہایت اہم پروگرام قرار دیا۔ جس کا نصاب بڑی ہی عرق ریزی کے ساتھ تیار کیا گیا۔ جس میں تعلیم کے دوران طالب علم کو مرکزِ نظر رکھا گیا۔ ساتھ ہی ہندوستانی روایات اور 21 ویں صدی کے چیلنجس کا سامنا کرنے کے لیے درکار صلاحیتیں پیدا کرنے پر زور دیا گیا۔ اس ورکشاپ کا انعقاد این سی ٹی ای اسکول برائے تعلیم وتربیت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے کیا۔ جس کی صدارت وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے کی۔ قبل ازیں پروگرام کے آغاز میں ڈین اسکول آف ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ پروفیسر ایم ونجا نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور دو روزہ ورکشاپ کے انعقاد کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ مانو کو اس بات کا بھی اعزاز حاصل ہے ملک بھر میں ٹیچر ایجوکیشن کی تعلیم دینے والے اساتذہ کی سب سے بڑی تعداد مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے اسکول برائے تعلیم وتربیت میں برسر کار ہے۔ ان کے مطابق این سی ٹی ای کی اجازت ملنے کے بعد مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی وارانسی میں بھی کالج آف ٹیچر ایجوکیشن شروع کرنے جا رہی ہے۔ پروفیسر پنکج اروڑہ نے مزید کہا کہ اعلیٰ تعلیم کی کونسل کا مقصد تعلیمی اداروں میں طلبہ کے داخلوں کی شرح میں اضافہ کرنا ہے۔ ان کے مطابق آئی ٹی ای پی ایک فلیگ شپ پروگرام ہے۔ جونئی تعلیمی پالیسی 2020 کے اہداف کے حصول میں مدد کے لیے بنایا گیا ہے۔ انہوں نے فاصلاتی نظام تعلیم کی اہمیت کو بھی اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمس کی بدولت فاصلاتی تعلیم میں بھی معیار کا حصول مشکل نہیں رہا۔ اپنے صدارتی خطبہ میں پروفیسر سید عین الحسن نے آئی ٹی ای پی پروگرام کے حوالے سے کہا کہ استاد اور طالب علم کا ہندوستانی تاریخ میں جو روایتی رشتہ ہے نئی تعلیمی پالیسی اسی کا تسلسل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک ٹیچر کو طلبہ کی تربیت سے کبھی بھی چھٹی نہیں مل سکتی۔ وائس چانسلر نے اس بات کا عہد کیا کہ اردو یونیورسٹی آئی ٹی ای پی اور این ای پی کی عمل آوری کے لیے ایک خوشگوار ماحول بنانے کی پابند ہے۔ آندھرا پردیش اسٹیٹ کونسل فار ہائر ایجوکیشن کے صدرنشین پروفیسر راما موہن راؤ نے افتتاحی اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم کے دوران جہاں ٹیکنالوجی کا استعمال ضروری ہے وہیں پر انسانی ہمدردی کا عنصر بھی لازمی ہے۔ پروفیسر مینا راجیو چندراورکر، جو ایس آر سی، این سی ٹی ای کی چیئر پرسن ہیں نے کہا کہ یہ اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ کمرۂ جماعت میں ایسا ماحول تشکیل دے جس میں طلبہ کی کامیابی یقینی ہو۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ آج کے طلبہ کی کامیابی کل کے بہتر ہندوستان کی ضامن ہے۔ اسکول برائے تعلیم وتربیت کے دو روزہ ورکشاپ کی افتتاحی تقریب میں مسز کیسانگ وائی شیرپا، آئی آر ایس و ممبر سکریٹری، این سی ٹی ای نے افتتاحی کلمات کہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ آئی ٹی ای پی کی مدد سے تعلیم کے میدان میں ٹھوس تبدیلیاں لائی جاسکتی ہیں۔ ساتھ ہی تعلیمی اداروں میں طلبہ کے داخلے کی شرح بھی بہتر بنائی جاسکتی ہے۔ اس دو روزہ ورکشاپ کا مقصد نیشنل مانیٹرنگ مشن (NMM) کے علاوہ نیشنل پروفیشنل اسٹانڈرڈ فار ٹیچر (NPST) اور ITEP کے متعلق شعور بیدار کرنا اور اس سلسلے میں اب تک ہوئی پیش رفت کا جائزہ لینا ہے۔ وقفہ ظہرانہ کے بعد ورکشاپ کے مختلف عنوانات کے تحت ٹیکنیکل سیشن کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ ورکشاپ کے پہلے دن کے اختتامی سیشن سے پروفیسر شیخ اشتیاق احمد رجسٹرار نے بھی خطاب کیا اور شرکاء میں اسنادات کی تقسیم عمل میں لائی گئی جبکہ پروفیسر محمد مشاہد نے مہمانان اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ اس ورکشاپ میں ملک کے مختلف یونیورسٹیوں سے تشریف لائے مندوبین نے شرکت کی۔

کلکتہ سانحہ کے خلاف جماعت اسلامی ہند جامنیر کی خاتون وِنگ کا احتجاج

اب لڑکیوں کو اسکولوں میں بھی بھیجنا یا نہیں والدین فکرمند: رضیہ پٹھان صاحبہ

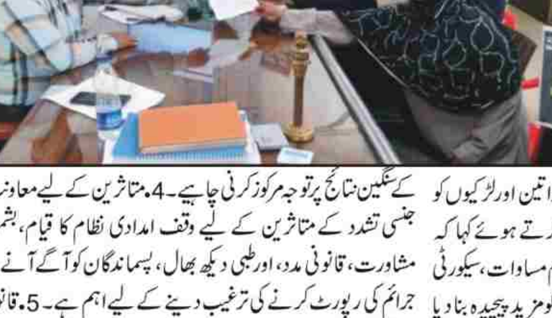

جلگاؤں: 29/اگست (سعید پٹیل کے ذریعے) موصولہ اطلاعات کے مطابق جماعت اسلامی ہند جامنیر کی خاتون ونگ کی جانب سے کلکتہ میں خاتون ڈاکٹر کی عصمت دری وتشدد، بدلاپور میں ۲/کمسن طالبات کے جنسی استحصال اور ریاست میں لڑکیوں و خواتین پر بڑھتے ہوئے عصمت دری کے بڑھتے واقعات کے خلاف غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے تحصیلدار صاحب کو میمورنڈم دیا گیا۔ اس موقع پر رضیہ پٹھان صاحبہ و وفد نے خواتین اور لڑکیوں کو جنسی تشدد کا نشانہ بنائے جانے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے معاشرے میں خواتین کے ساتھ سماجی عدم مساوات، سیکورٹی میں لاپرواہی اور امتیازی سلوک نے اس معاملے کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ کولکاتہ (مغربی بنگال) میں 'آر جی کر اسپتال' میں ایک خاتون ڈاکٹر کی عصمت دری اور قتل کا معاملہ سامنے آیا، گوپال پور (بہار) میں ایک 14 سالہ دلت لڑکی کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کے بعد اس کا قتل، اودھم سنگھ نگر (اتراکھنڈ) میں ایک مسلم نرس کے ساتھ عصمت دری کے بعد اس کا بہیمانہ قتل، اور بدلاپور (مہاراشٹر) کے ایک اسکول میں دو کمسن لڑکیوں کے ساتھ جنسی زیادتی جیسے واقعات، ثابت کرتے ہیں کہ ہمارے ملک میں خواتین اور لڑکیوں کے تئیں ذہنیت اور رویے پر بجیدگی سے غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے"۔ ان واقعات کے بعد اب والدین لڑکیوں کو اسکول بھیجنے میں بھی ڈر رہے ہیں۔

مکتوب میں درج ذیل نکات پر فوری اور فیصلہ کن کارروائی کا مطالبہ

1. مکمل تفتیش: ہم مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) پر زور دیتے ہیں کہ وہ اس کیس کی جامع تحقیقات کرے تاکہ متاثرہ کے لیے انصاف کو یقینی بنایا جا سکے اور قانونی نظام پر اعتماد بحال کیا جا سکے۔ 2. بہتر حفاظتی اقدامات: یہ ضروری ہے کہ تمام تعلیمی ادارے، خاص طور پر میڈیکل کالج، سخت حفاظتی پروٹوکول کو نافذ کریں، بشمول نگرانی، بہتر روشنی، اور طلباء کی حفاظت کے لیے ایمرجنسی رسپانس سسٹم۔ 3. عوامی بیداری کی مہمات: خواتین کے احترام کو فروغ دینے اور جنسی تشدد کے بارے میں بیداری بڑھانے کے لیے تعلیمی اقدامات کی اشد ضرورت ہے۔ کمیونٹی پروگراموں کو رضامندی کی اہمیت اور خواتین کے خلاف تشدد کے سنگین نتائج پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ 4. متاثرین کے لیے معاونت: جنسی تشدد کے متاثرین کے لیے وقف امدادی نظام کا قیام، بشمول مشاورت، قانونی مدد، اور طبی دیکھ بھال، پسماندگان کو آگے آنے اور جرائم کی رپورٹ کرنے کی ترغیب دینے کے لیے اہم ہے۔ 5. قانون نافذ کرنے والے اداروں میں احتساب: ہم قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اندر جوابدہی کا مطالبہ کرتے ہیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ تمام افسران شہریوں کی حفاظت کے لیے اپنے فرض کو نبھاتے ہیں اور خواتین کے خلاف تشدد کی شکایات کے جواب میں فوری کارروائی کرتے ہیں۔ 6. اخلاقی کردار: ہم معاشرے اور حکومت پر زور دیتے ہیں کہ وہ اسکولوں میں اخلاقی سائنس متعارف کرائیں اور کردار سازی پر کام کریں۔ بے حیائی، بے حیائی، خواتین پر اعتراضات اور بے حیائی جو کہ مین اسٹریم میڈیا، سوشل میڈیا اور تفریحی صنعت میں کھلے عام رائج ہے، ان کو ریگولیٹ اور کنٹرول کیا جانا چاہیے۔ جنسی جرائم پر قابو پانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایک متقی اور پرہیزگار معاشرہ تشکیل دیا جائے جہاں خواتین کو عزت دی جائے اور ان کا حقیقی اور اعلیٰ مقام دیا جائے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہمارے تحفظات کو سنجیدگی سے لیں گے اور ان ضروری اقدامات کو نافذ کرنے کے لیے کام کریں گے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ مستقبل میں ایسے مظالم دوبارہ نہ ہوں۔ اس موقع پر جماعت اسلامی ہند کے شعبہ خواتین سے محترمہ رضیہ پٹھان صاحبہ، محترمہ واجد تبسم صاحبہ، محترمہ ترنم صاحبہ، محترمہ شگفتہ صاحبہ، محترمہ ارزانہ صاحبہ، محترمہ غزالہ صاحبہ، محترمہ زیبا صاحبہ، محترمہ محترم وسیمہ صاحبہ، ڈاکٹر زہرا سید، محترمہ بشرا صاحبہ، محترمہ انعمتہ، محترمہ عائشہ موجود تھیں جبکہ مرد حضرات میں سہیل عبدالناصر، مشتاق احمد سلیم اور منظور بھائی موجود تھے۔

تائیوان نے علاقائی امن میں خلل ڈالنے پر چین پر تنقید کی

تائی پے۔ 29/اگست۔ ایم این این۔ تائیوان کی وزارت خارجہ (ایم او ایف اے) نے چین پر دوسرے ممالک کی خودمختاری کی خلاف ورزی کرنے اور علاقائی امن میں خلل ڈالنے پر تنقید کی ہے۔ تائیوان ایم او ایف اے نے کہا کہ ایک چینی شانسی Y-9 جاسوس طیارہ پیر کو ڈانجو جزائر کے مشرق میں جاپانی فضائی حدود میں داخل ہوا اور مزید کہا کہ بیجنگ کی کارروائی نے "جاپان کی خودمختاری کی سنگین خلاف ورزی کی اور علاقائی کشیدگی کو بڑھایا۔" تائیوان ایم او ایف اے کے بیان کے مطابق چین کے فوجی طیاروں اور جنگی جہازوں کے تائیوان اور جاپان کے فضائی دفاعی شناختی زونز اور خصوصی اقتصادی زونز میں مداخلت کے لیے مسلسل استعمال نے علاقائی کشیدگی میں اضافہ کیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ چین روس کے ساتھ مشرقی بحیرہ چین اور بحیرہ جنوبی چین میں متواتر فوجی مشقیں کرنے میں تعاون کرتا ہے تاکہ جمود کو تبدیل کرنے کے لیے طاقت کے استعمال کی کوشش کی جا سکے۔

الہدیٰ اردو ہائی سکول بیڑ میں قومی کھیلوں کے دن پر مختلف پروگرام

بیڑ: 29 اگست: شہر کی نور ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیر انتظام الہدیٰ اردو ہائی اسکول شہنشاہ نگر بیڑ میں قومی کھیلوں کے دن کے موقع پر مختلف کھیلوں کے حوالے سے گائیڈ لیکچرز اور مختلف پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ صبح اسکول کے پروگرام کے بعد اسکول کے پرنسپل ڈاکٹر سراج خان آرزو نے اسکول کے تمام طلباء، اساتذہ اور نان ٹیچنگ سٹاف کو اسپورٹس ڈے کے موقع پر مبارکباد پیش کی اور اسکول کے اسپورٹس ٹیچر شیخ عبدالحمید کا اسکول کی جانب سے شال گلدستے کے ساتھ استقبال کیا۔ کھیلوں کے قومی دن کے موقع پر ہیلتھ اینڈ سپورٹس ٹیچر شیخ عبدالحمید نے قومی کھیلوں کے دن اور مختلف کھیلوں کے بارے میں تفصیلی معلومات دیتے ہوئے کہا کہ یہ دن ہاکی کے عظیم کھلاڑی میجر دھیان چند کے یوم پیدائش پر منایا جاتا ہے۔ قومی کھیلوں کا دن ہر سال 29 اگست کو منایا جاتا ہے، یہ کھیلوں اور جسمانی سرگرمیوں کی اہمیت پر زور دینے اور ہندوستانی ہاکی میں میجر دھیان چند کی وراثت کا احترام کرنے کے لیے کھیلوں کا دن ہے۔ کھیل ایک مضبوط جسم، لچک، توازن اور طاقت پیدا کرتے ہیں۔ کھیلوں کا ایک اور اہم فائدہ ذہنی نشوونما کے شعبے میں لوکلائزیشن ہے۔ اسکول کی زندگی میں کھیل کود کی بہت اہمیت ہے۔ کھیل کی باقاعدہ مشق انسانوں کو جسمانی اور ذہنی صحت، تندرستی، متوازن نشوونما، حکمت عملی کی صلاحیت، کمیونٹی کی شمولیت اور حوصلے کے لحاظ سے بھی اہم فوائد فراہم کرتی ہے۔ سپورٹس ڈے کے موقع پر سکول میں بے ساختہ مختلف کھیلوں کا انعقاد کیا گیا جس میں تمام کلاسز کے طلباء نے حصہ لیا۔ تمام پروگرام اور گیمز کا انعقاد اسپورٹس ٹیچر شیخ عبدالحمید کی نگرانی میں کیا گیا جس میں اسکول کے معاون اساتذہ شیخ معیز الدین، محمد رفیق، سید رہبر، نان ٹیچنگ اسٹاف مسعود شیخ، یونس خان وغیرہ نے تعاون کیا۔

بنگلور چرچ بم دھماکہ معاملہ سپریم کورٹ آف انڈیا نے تمام بیس ملزمین کی ضمانت عرضداشت منظور کی

جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) نے آٹھ ملزمین کو قانونی امداد فراہم کی

نئی دہلی 29/ اگست: دہشت گردی کے الزامات کے تحت گذشتہ 24/سالوں سے جیل کی سلاخوں کے پیچھے عمر قید بامشقت کی سزا کاٹ رہے بیس ملزمین کو گزشتہ کل سپریم کورٹ آف انڈیا نے مشروط ضمانت پر رہا کیئے جانے کے احکامات جاری کیئے۔ ملزمین محمد عقیل احمد (ایک مقدمہ)، بشیر احمد (تین مقدمہ)، سید عباس علی (ایک مقدمہ)، شمس الزماں (دو مقدمہ)، محمد شرف الدین (تین مقدمہ)، منیر الدین ملا (تین مقدمہ)، عبدالحبیب (دو مقدمہ)، غیاث الدین (ایک مقدمہ)، کو جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) نے قانونی امداد فراہم کی ہے۔ گذشتہ کل سپریم کورٹ آف انڈیا کی دو رکنی بینچ کے جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس اروند کمار نے سال 2000 میں کرناٹک کے مختلف شہروں بشمول بنگلور میں ہوئے چار بم دھماکہ کے معاملے میں نچلی عدالت اور ہائی کورٹ سے عمر قید کی سزا پانے والے ملزمین کو ضمانت پر رہا کیئے جانے کے احکامات جاری کیئے، ملزم کی ضمانت عرضداشت پر ایڈوکیٹ آر مادھون نے بحث کی۔ عدالت نے ملزمین کے جیل میں گذارے ایام کے مد نظر ملزمین کی ضمانت عرضداشت منظور کی۔ ضمانت منظور کرنے سے قبل عدالت نے جیل حکام سے ملزمین کے جیل ریکارڈ طلب کیئے تھے، جیل حکام نے عدالت میں ملزمین کے جیل ریکارڈ پیش کرتے ہوئے عدالت کو بتایا تھا کہ ملزمین کا رویہ جیل میں اطمنان بخش اور بہت اچھا ہے۔ سپریم کورٹ نے جیل رپورٹ اور ملزمین کی طویل قید کے مدنظر ملزمین کو ضمانت پر رہا کیئے جانے کا حکم دیا۔ اس سے قبل دوران سماعت ایڈوکیٹ مہادیون نے عدالت سے گذارش کی تھی کہ ملزمین کو معافی دی جائے یا انہیں ضمانت پر رہا کیا جائے، ایڈوکیٹ مہادیون نے راجیو گاندھی کے قاتلوں کو ریاستی حکومت کی جانب سے ملنے والی معافی کا حوالہ دیتے ہوئے عدالت سے ملزمین کو جیل سے رہا کیئے جانے کی گذارش کی تھی۔ دیگر ملزمین کے لیئے ایڈوکیٹ کامنی جیسوال نے بحث کی جبکہ تین ملزمین کا جیل میں انتقال ہو چکا ہے۔ سپریم کورٹ نے ملزمین اور ریاستی حکومت کی اپیل پر فروری 2025 میں سماعت کیئے جانے کا حکم جاری کیا۔ واضح رہے کہ 2000 میں ہونے والے بم دھماکوں کے الزامات کے تحت تحقیقاتی دستوں نے تعزیرات ہند کی دفعہ 120-121، 121B، 153A، ایکسپلوزیو سبسٹنس ایکٹ کی دفعہ 3,4,5 اور ایکسپلوزیو ایکٹ کی دفعہ 5,9-B کے تحت 27/ملزمین کے خلاف مقدمہ قائم کیا تھا، آٹھ سالوں تک مقدمہ کی سماعت خصوصی عدالت میں چلنے کے بعد 21/نومبر 2008 کو خصوصی عدالت نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے 4/ملزمین کو باعزت بری کر دیا اور بقیہ ملزمین کو عمر قید بامشقت کی سزاء سنائی تھی۔ ایک جانب جہاں ملزمین نے عمر قید کی سزاؤں کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل داخل کی تھی وہیں ریاستی حکومت نے مقدمہ سے بری ہونے والے ملزمین کے خلاف اپیل اور عمر قید کی سزاؤں کو پھانسی کی سزاؤں میں تبدیل کرنے کی اپیل بھی داخل کی تھی جس پر سپریم کورٹ نے ملزمین کو نوٹس جاری کیا تھا۔ ملزمین کی اپیلوں کو سماعت کے لیئے قبول کرنے کے بعد عدالت نے تمام اپیلوں پر یکجا سماعت کیئے جانے کا حکم جاری کیا تھا۔ نچلی عدالت سے ملی عمر قید کی سزاء کو ملزمین نے کرناٹک ہائی کورٹ کی بنگلور بینچ میں چیلنج کیا، جہاں 12/دسمبر 2012 کو ہائی کورٹ نے ملزمین کی سزاؤں کو برقرار رکھا، جس کے بعد ملزمین نے جمعیۃ علماء کے توسط سے سپریم کورٹ میں اپیل داخل کی تھی جس پر سماعت نہیں ہو پا رہی تھی جس کے بعد ملزمین کی ضمانت پر رہائی کی عرضداشت داخل کی گئی تھی۔

'جیوبرین' لانچ کرے گا 'مصنوعی ذہانت' مکیش امبانی

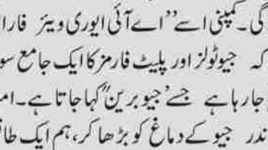

ممبئی، 29 اگست 2024۔ جیو برین جلد ہی مصنوعی ذہانت (AI) کو لانچ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ یہ معلومات چیئرمین اور مینیجنگ ڈائریکٹر مکیش امبانی نے ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ کی 47 ویں سالانہ جنرل میٹنگ میں شیئر ہولڈرز سے خطاب کرتے ہوئے دی۔ مربوط انٹیلی جنس عالمی معیار کے انفرا کے ساتھ آئے گی۔ کمپنی اسے "اے آئی ایوری ویئر فار ایوری ون" کے تھیم پر لانچ کرے گی۔ بتاتے چلیں کہ جیوٹولز اور پلیٹ فارمز کا ایک جامع سوٹ تیار کر رہا ہے جس میں پورے AI کا احاطہ کیا جا رہا ہے جسے 'جیوبرین' کہا جاتا ہے۔ امبانی نے کہا، "میں امید کرتا ہوں کہ ریلائنس کے اندر جیو کے دماغ کو بڑھا کر، ہم ایک طاقتور اے آئی سروسز پلیٹ فارم بنائیں گے، ہم جام نگر میں ایک گیگا واٹ پیمانے پر اے آئی ریڈی ڈیٹا سینٹر قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، جو مکمل طور پر ریلائنس کی ملکیت میں ہوگا۔ اسے گرین انرجی سے چلایا جائے گا۔ ہمارا مقصد یہیں ہندوستان میں دنیا کی سب سے سستی AI انفرنسنگ بنانا ہے۔ ہ ہندوستان میں اے آئی ایپلی کیشنز کو زیادہ سستی اور سب کے لیے قابل رسائی بنائے گا۔ اس موقع پر، امبانی نے جیو اے آئی۔ کلاؤڈ ویلکم آفر کا اعلان کیا۔ اس میں سبھی ڈیجیٹل مواد اور ڈیٹا کو محفوظ طریقے سے رکھنے اور ایکسس کرنے کیلئے 100 جی بی تک کا مفت کلاؤڈ سٹوریج دیا جائے گا۔ جیو کے چیئرمین آکاش انبانی نے کئی نئی اے آئی خدمات کا اعلان کیا۔ اس میں جیوٹی وی او ایس، ہیلو جیو، جیو ہوم IoT سالیوشن، جیو ہوم ایپ اور جیو فون کال اے آئی شامل ہیں۔

جیونیٹ ورک پر چلتا ہے دنیا کا 8 فیصد موبائل ڈیٹا ٹریفک

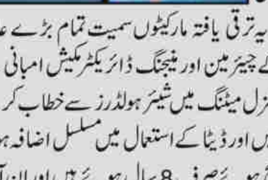

ممبئی، 29 اگست 2024۔ ریلائنس جیو دنیا کی سب سے بڑی موبائل ڈیٹا کمپنی بن گئی ہے، دنیا کے موبائل ڈیٹا ٹریفک کا 8 فیصد صرف جیو کے نیٹ ورک پر چلتا ہے۔ یہ تعداد کتنی بڑی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ ترقی یافتہ مارکیٹوں سمیت تمام بڑے عالمی آپریٹرز سے زیادہ ہے۔ یہ جانکاری کمپنی کے چیئرمین اور مینیجنگ ڈائریکٹر مکیش امبانی نے ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ کی 47 ویں سالانہ جنرل میٹنگ میں شیئر ہولڈرز سے خطاب کرتے ہوئے دی۔ انہوں نے کہا کہ کمپنی کے کسٹمر بیس اور ڈیٹا کے استعمال میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ مکیش امبانی نے کہا کہ ریلائنس جیو کو لانچ ہوئے صرف 8 سال ہوئے ہیں اور ان آٹھ سالوں میں اس نے دنیا کی سب سے بڑی موبائل ڈیٹا کمپنی بننے کا کارنامہ انجام دیا ہے۔ ڈیجیٹل ہوم سروس کے معاملے میں جیو دنیا کی سب سے بڑی کمپنیوں میں سے ایک ہے۔ جیو 3 کروڑ سے زیادہ گھروں کو ڈیجیٹل خدمات فراہم کرتا ہے۔ جیو ایئر فائبر کا مقصد ہر 30 دن میں 10 لاکھ گھروں کو جوڑ کر ریکارڈ 10 کروڑ گھروں تک پہنچنا ہے۔ مکیش امبانی نے 2G صارفین کو 4G میں منتقل کرنے کے لیے ایک روڈ میپ بھی پیش کیا، یہ کہتے ہوئے کہ "جیسے جیسے 5G فونز زیادہ سستی ہو جائیں گے، جیو کے نیٹ ورک پر 5G کو اپنانے میں تیزی آئے گی، جس سے ڈیٹا کی کھپت میں مزید اضافہ ہوگا اور جیسے جیسے زیادہ صارفین 5G نیٹ ورکس پر جائیں گے، ہمارے 4G نیٹ ورکس کی صلاحیت بڑھے گی۔ یہ جیو کو ہندوستان میں 20 کروڑ سے زیادہ 2G صارفین کو جیو 4G فیملی میں شامل کرنے کی پوزیشن دے گا۔

پاتور کی حاجی سید اکبر اردو ہائی اسکول میں والدین، اساتذہ ایسوسی ایشن کا اجلاس منعقد

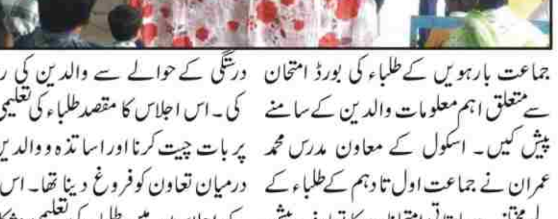

اکولہ: 29/اگست (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) لوک ہت ایجوکیشن سوسائٹی، پاتور کے زیر انتظام حاجی سید اکبر اردو ہائی اسکول و جونیئر کالج، پاتور میں والدین و اساتذہ ایسوسی ایشن کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت اسکول کے پرنسپل شیخ نصرت اللہ نے کی۔ سید ذاکر سید مظفر، سید فہیم سید کریم، سید نسیم سید ستار مہمانان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا۔ پروگرام کی نظامت اور تمہیدی کلمات معاون مدرس سید مظہر حسین نے کی۔ انہوں نے اس اجلاس کے مقاصد والدین کے سامنے رکھے اور اساتذہ، طلباء اور والدین کے درمیان مثلث کی اہمیت اور ضرورت کی طرف توجہ دلائی۔ اسکول کے معاون مدرس محمد اعجاز نے طلباء کی غیر حاضری، جماعت دہم اور جماعت بارہویں کے طلباء کی بورڈ امتحان سے متعلق اہم معلومات والدین کے سامنے پیش کیں۔ اسکول کے معاون مدرس محمد عمران نے جماعت اول تا دہم کے طلباء کے لیے مختلف مسابقاتی امتحانات کا تعارف پیش کیا اور ان کی اہمیت، ضرورت اور افادیت کی طرف والدین کی توجہ مبذول کرائی۔ اپنے صدارتی خطاب میں پرنسپل شیخ نصرت اللہ نے طلباء کی نظم ونسق، وقتاً فوقتاً آن لائن اپڈیٹس اور اہم دستاویزات میں نام کی درستگی کے حوالے سے والدین کی رہنمائی کی۔ اس اجلاس کا مقصد طلباء کی تعلیمی ترقی پر بات چیت کرنا اور اساتذہ و والدین کے درمیان تعاون کو فروغ دینا تھا۔ اس طرح کے اجلاسوں میں طلباء کی تعلیمی مشکلات، اسکول کے پروگرام، نئی تعلیمی پالیسیوں اور والدین کی تجاویز پر غور کیا جاتا ہے۔ معاون مدرس سید تذکر نے موجودہ تمام والدین کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر اسکول کے تمام اساتذہ اور غیر تدریسی عملہ موجود تھا۔

بلوچ نوجوانوں کو منظم طریقے سے ریاست سے دور کیا جا رہا ہے: وزیر اعلیٰ بگٹی

کوئٹہ۔ 29/اگست۔ ایم این این۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے بدھ کے روز بعض عناصر کی جانب سے صوبے کے نوجوانوں کے ساتھ "جوڑ توڑ" پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اصرار کیا کہ بلوچ نوجوانوں کو ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت منظم طریقے سے ریاست سے دور کیا جا رہا ہے۔ بلوچستان ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ (بی ای ای ایف) کے زیر اہتمام شہید بینظیر بھٹو اسکالرشپ پروگرام کے لیے چیک تقسیم کرنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، مسٹر بگٹی نے صوبے میں احساس محرومی کو دور کرنے کے لیے تعلیم کو قابل رسائی بنانے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ "صوبائی حکومت نے آج اپنے تعلیم دوست وژن کو سمجھ لیا ہے۔ آپ بلوچستان اور پاکستان کا مستقبل ہیں۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ ہم اس پروگرام کو مزید وسعت دیں گے۔ یہ بچے معیاری تعلیم حاصل کرنے کے بعد بلوچستان اور پاکستان کی خدمت کریں گے۔ وزیر اعلیٰ نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ یہ پروگرام مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے شہداء، اقلیتوں اور اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلباء کے بچوں کے لیے بہترین تعلیمی ماحول فراہم کرے گا۔ صوبائی حکومت 200 طلباء کو دنیا کی معروف یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم کے حصول میں سہولت فراہم کرے گی۔ مزید یہ کہ ٹرانس جینڈر افراد کو بھی اسکالرشپ پروگرام میں شامل کیا گیا ہے۔

اورنگ آباد کے تعلقہ پھلمبری کے ایک اور مسلم نوجوان نظیر خان کو آپسی رنجش کی وجہ سے شرپسندوں نے موت کے گھاٹ اتارا

مولانا ندیم صدیقی نے مقتول کے گھر پہونچ کر اظہار تعزیت پیش کی اور حکومت سے کڑی کارروائی کا مطالبہ کیا

اورنگ آباد۔ 29/اگست 2024 (پریس ریلیز) آج یہاں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے ایک وفد کے ساتھ پھلمبری ضلع اورنگ آباد پہونچ کر مقتول نظیر خان کے والد منیر خان و دیگر اہل خانہ سے ملاقات کر کے اظہار تعزیت پیش کی اور مرحوم کی بیوہ کو پچیس ہزار روپے اور زخمی شخص کو پانچ ہزار روپیہ سپرد کیا اور خاطیوں کے خلاف قانونی امداد فراہم کی، جسے گذشتہ جمعہ کو پھلمبری ٹی پوائنٹ پر آپسی رنجش کی وجہ سے شرپسندوں نے حملہ کر کے قتل کر دیا تھا اس وارادات میں ایک نوجوان شدید زخمی بھی ہوا تھا، جس کا علاج ومعالجہ جاری ہے۔ تفصیلات کے مطابق مرحوم نظیر خان جو پھلمری ٹی پوائنٹ پر فروٹ کی ہاتھ گاڑی لگاتا تھا گذشتہ جمعہ کو 8 غیر مسلم شرپسند عناصر جو شراب کے نشہ میں دھت تھے مرحوم کی ہاتھ گاڑی پر آئے اور بغیر اجازت کے فروٹ لے کر کھانے لگے پیسہ مانگنے پر وہ لوگ جھگڑے پر آمدہ ہوگئے اور انہوں نے چاقو مار کر نذیر خان کو موت کے گھاٹ اتار دیا بیچ بچاؤ کرنے والے ایک شخص کو بھی انہوں نے مار پیٹ کر زخمی کر دیا تھا، ان تمام ملزمین کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے کارروائی جاری ہے۔ اس موقع پر جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی نے حکومت وانتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ شرپسندوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے، مرحوم کے اہل خانہ کو معقول معاوضہ دیا جائے اور اس کے بچوں کی تعلیم کا بہتر سے بہتر نظم کیا جائے، اور زخمی شخص کا بہتر علاج فراہم کیا جائے، اس وفد میں مولانا معز الدین ندوی فاروقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد) جناب عبدالروف انجینئر صاحب (جنرل سکریٹری) مولانا یونس غزالی صاحب کارگزار صدر، مفتی قیصر قاسمی تعلقہ صدر، نثار سید، ریاض شاہ، سرفراز سید، مبین پاشاہ، حاجی فیروز خان، جاوید شاہ، اویس چشتی، مدثر سہیل، حافظ صادق، حافظ سکندر، مبین منیار، اسعد پٹیل، حافظ سعید المظفر اور مقتول کے اہل خانہ موجود تھے۔

بھیونڈی نظام پور شہر میونسپل کارپوریشن کے تمام اسکولوں میں سی سی ٹی وی کیمرہ، اسکول کی سطح پر شکایت باکس، سخی ساوتری کمیٹی، طلبہ کی حفاظتی کمیٹی قائم کی جائے گی، محکمہ پولیس تفتیش کرے گا، میونسپل کمشنر اجے ویدیا

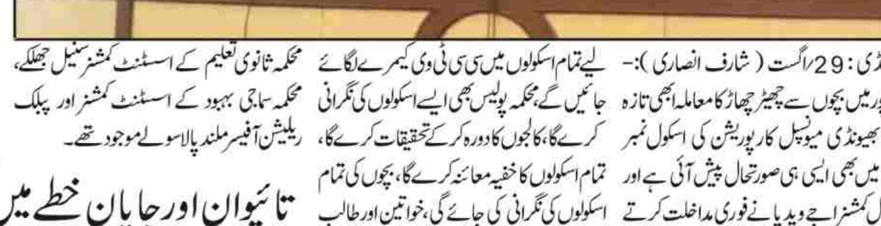

بھیونڈی: 29/اگست (شارف انصاری):- بدلاپور میں بچوں سے چھیڑ چھاڑ کا معاملہ ابھی تازہ ہے، بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کی اسکول نمبر 79 میں بھی ایسی ہی صورتحال پیش آئی ہے اور میونسپل کمشنر اجے ویدیا نے فوری مداخلت کرتے ہوئے اس ٹیچر کو فوری طور پر معطل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے بعد میونسپل کارپوریشن کے پرائمری اور سیکنڈری اسکولوں کے تمام ہیڈ ماسٹرز اور سنٹر ہیڈز کی فوری میٹنگ کی جائے گی تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ میونسپل کارپوریشن یا اور کسی بھی دوسرے اسکول کے طلباء کو کسی بھی طرح سے ہراساں نہ کیا جائے، انہیں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ خاتون ٹیچر ہیں طالبات کو اعتماد میں لیں اور انہیں اچھا ٹچ اور وائٹ ٹچ تخیل دیں۔ چونکہ ہمارے اسکول میں شہریوں کے والدین کا تعلق غریب گھرانوں سے ہے، اس لیے ضروری ہے کہ اسکول میں بچوں کو انتہائی اعتماد کے ساتھ پڑھایا جائے اور اس کا بھرپور خیال رکھا جائے۔ اسکول کے طلباء کو ذہنی یا جسمانی صدمے کی کسی بھی شکل۔ ایسا نہیں ہوگا، ریاستی حکومت کی طرف سے دیے گئے اصولوں کے مطابق کارکردگی کے لیے تمام اسکولوں میں سی سی ٹی وی کیمرے لگائے جائیں گے، محکمہ پولیس بھی ایسے اسکولوں کی نگرانی کرے گا، کالجوں کا دورہ کر کے تحقیقات کرے گا، تمام اسکولوں کا خفیہ معائنہ کرے گا، بچوں کی تمام اسکولوں کی نگرانی کی جائے گی، خواتین اور طالب علموں کو چھونے، سفید چھونے، بدتمیزی، غلط اشاروں وغیرہ سے گریز کیا جائے گا۔ ہر اسکول میں ایک شکایت باکس ہونا چاہیے۔ شکایت کی درخواست میں فوری مداخلت کریں، اسکول سخی ساوتری کمیٹی، اسٹوڈنٹ سیفٹی کمیٹی قائم کریں اور میونسپل کمشنر اجے ویدیا نے تمام میونسپل اسکولوں کے ہیڈ ٹیچرز اور سینئر ٹیچرز کو اس طرح کی جانکاری دی ہے۔ اپنے سکول کے طلباء کو مقصد دیں اور کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ میونسپل کمشنر اجے ویدیا نے تمام عرضی گزاروں کو اشارہ دیا ہے کہ وہ ایسے کسی بھی واقعات پر فوری طور پر سینئرز کی رہنمائی میں نوٹس لیں، انہیں چھپائیں، بے جا مدد دیں یا اس طرح کے تمام شرارتوں کے خلاف قانونی کارروائی کریں۔ پالیکیت ولاس راؤ دیشمکھ آڈیٹوریم میں منعقدہ میٹنگ میں محکمہ تعلیم کے ڈپٹی کمشنر بلرام جادھو، محکمہ ثانوی تعلیم کے اسسٹنٹ کمشنر سنیل جھلکے، محکمہ سماجی بہبود کے اسسٹنٹ کمشنر اور پبلک ریلیشن آفیسر ملند پالاسولے موجود تھے۔

تائیوان اور جاپان خطے میں امن کے لیے تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے کوشاں

تائی پے۔ 29/اگست۔ ایم این این۔ تائیوان کے صدر لائی چنگ۔ تے نے 27 اگست کو جاپان۔ تائیوان ایکسچینج ایسوسی ایشن کے چیئرمین اوہاشی میتسو سے ملاقات کی جس میں دو طرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے اور "جمہوری" کے قیام کے ذریعے علاقائی استحکام کو بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا۔ تائیوان نیوز کے مطابق، یہ اقدام مشرقی ایشیا میں آمرانہ حکومتوں کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کا مقابلہ کرتے ہوئے، آزادی، امن اور خوشحالی جیسی مشترکہ اقدار کو فروغ دینے کے لیے دنیا بھر کی جمہوریتوں کو متحد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ صدر لائی چنگ۔ تے نے X پر ایک پوسٹ میں کہا کہ تائیوان۔ جاپان تعلقات کو فروغ دینے میں ان کے تعاون کے لیے، میں امید کرتا ہوں کہ اس تائیوان۔ جاپان بحری تعاون کے مذاکرات کے ذریعے، ہم سمندری میدان میں اپنے تعاون کو مضبوط کر سکتے ہیں، اور عالمی مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ خطے میں امن اور خوشحالی کے لیے ایک ٹھوس طاقت بنیں۔ اوہاشی میتسو نے 2011 میں اپنی تقرری کے بعد سے جاپان اور تائیوان کے تعلقات میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے، جو غیر رسمی لیکن اسٹریٹجک طور پر اہم سفارتی امور کی نگرانی کر رہے ہیں۔ اپنی ملاقات کے دوران صدر لائی نے تائیوان اور جاپان کے درمیان دیرینہ دوستی کو مزید گہرا کرنے کی اہمیت پر زور دیا، جس کی بنیاد باہمی احترام اور مشترکہ جمہوری اقدار پر رکھی گئی ہے۔ "جمہوری چھتری" کے تصور کو ان تعلقات کی فطری ترقی کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جو علاقائی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے جمہوریتوں کے درمیان قریبی تعاون کو فروغ دیتا ہے۔ بحث کا ایک اہم موضوع ٹرانس پیسفک پارٹنرشپ کے لیے جامع اور ترقی پسند معاہدے میں شامل ہونے کے لیے تائیوان کی بولی تھی، جو کہ ایک اہم تجارتی معاہدہ ہے جو جاپان سمیت دیگر رکن ممالک کے ساتھ تائیوان کے اقتصادی انضمام کو بڑھا دے گا۔ تائیوان نیوز کی خبر کے مطابق، لائی نے اپنی امید ظاہر کی کہ جاپان تائیوان کی درخواست کی فعال طور پر حمایت کرے گا، اور دونوں ممالک کے لیے اس طرح کے اتحاد کے اسٹریٹجک فوائد کو اجاگر کرے گا۔

ناندیڑ ضلع میں چار دنوں کیلئے بارش کا ایلو الرٹ جاری

ناندیڑ: 29/اگست (ورق تازہ نیوز) علاقائی موسمیاتی مرکز، ممبئی کی طرف سے 29 اگست 2024 کو دوپہر 01 بجے دیے گئے نوٹیفکیشن کے مطابق، ناندیڑ ضلع کے لیے 30 اگست 2024 سے 02 ستمبر 2024 تک چار دنوں کے لیے یلو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ اس دوران ضلع میں 30 اور 31 اگست 2024 کو مختلف مقامات پر 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلنے کے ساتھ گرج چمک کے ساتھ ہلکی سے درمیانی بارش اور 01 اور 02 ستمبر 2024 کو بھی تیز ہواؤں، گرج چمک کیساتھ تیز بارش کا امکان ہے۔ لیکن لوگوں کو ہوشیار رہنا چاہیے۔

اب لڑکیوں کی اعلی تعلیم کے لیے کوئی اخراجات درکار نہیں!

لڑکیوں کے لیے مفت اعلیٰ تعلیم حکومت کے فیصلے سے اطمینان

ناندیڑ:29/اگست (ورق تازہ نیوز) معاشی طور پر کمزور طبقوں کی لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے بہت سی مشکلات کا سامنا تھا۔ دیہی علاقوں کی لڑکیوں کو بھی زیادہ مسائل کا سامنا ہے۔ ان کی تعلیم کے لیے شہر میں رہنے کا مطلب ٹیوشن فیس کے علاوہ بہت سی دوسری چیزوں پر پیسہ خرچ کرنا ہے۔ ان کے والدین کو ایک یا زیادہ اخراجات جیسے رہائش، خوراک، تعلیمی سامان کی خریداری، سفر کا بوجھ اٹھانا پڑتا ہے۔ اس لیے لڑکیوں کو تعلیم دی جائے یا نہ دی جائے اس تذبذب میں کئی گھرانوں میں لڑکیوں کے تعلیم سے محروم ہونے کا خدشہ تھا۔ خاندان کی ترقی میں خاندان کا مالی پہلو سب سے اہم ہے۔ اس نئی اسکیم کے بارے میں بات کرتے ہوئے ناندیڑ میں زیر تعلیم دیہی اور شہری علاقوں کی لڑکیوں نے اپنے اپنے الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ لیکن اب مہاراشٹر کی حکومت نے 8 جولائی 2024 کو لڑکیوں کو پروفیشنل کورسز میں مفت تعلیم فراہم کرنے کا فیصلہ جاری کیا ہے، جس سے کئی لڑکیوں کے والدین اور لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں راحت ملی ہے اور ان کی اعلیٰ تعلیم کا راستہ آسان ہوگیا ہے۔ انہوں نے خوشی کا اظہار کیا کہ حکومت کے اس فیصلے سے یقیناً لڑکیوں کی تعلیم کو فروغ ملے گا۔ رتوجا پاٹل، اُنتی دیشمکھ، کیسر اگروال، مرنالی کدم، تانیا ہتنے، جانوی بھوجابل، سونالی اشکر، پرتکشا مورے، گایتری جوشی، جیوتی پنڈلک پاسنگراو، جانوی اُدگیرکر، ودیا جادھو نے ایل ایل بی میں ایل ایل بی کے پہلے اور دوسرے سال اور نارائنراو، ناندیراو، ناندیڈ کالج کے پہلے اور دوسرے سال۔ دوسرے کالج یہ تمام لوگ اس اسکیم کے مستفید ہیں اور انہوں نے اس اسکیم کو سراہا ہے۔ لڑکیوں کا کہنا ہے کہ 50 فیصد تعلیمی فیس اور امتحانی فیس کے بجائے اب معاشی طور پر کمزور طبقات، سماجی اور تعلیمی لحاظ سے پسماندہ طبقات اور دیگر پسماندہ طبقوں کی لڑکیوں کو جو ووکیشنل کورسز میں داخلہ لے رہی ہیں انہیں 100 فیصد مراعات دی گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے اب لڑکیوں کو تعلیم چھوڑنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ تعلیم مکمل کرنے سے انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے اور خود انحصار بننے میں مدد ملے گی۔ اس فیصلے سے لڑکیاں اعلیٰ تعلیم سے محروم نہیں رہیں گی۔ تمام طلبہ نے اس کے لیے مہاراشٹر حکومت کا شکریہ ادا کیا ہے۔ ناندیڑ ڈویژن میں کل 97 امداد یافتہ کالج، 219 غیر امدادی کالج اور ایک زرعی کالج شامل ہیں۔ ناندیڑ ڈویژن کے تمام تعلیمی اداروں کو لڑکیوں کے لیے مفت اعلیٰ تعلیم کی اسکیم کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ تعلیمی اداروں نے بھی اس اسکیم کو مثبت جواب دیا ہے اور طلبہ میں اس اسکیم کے بارے میں معلومات اور بیداری بھی پیدا ہوئی ہے۔ یہ اسکیم یقینی طور پر لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دے گی اور اس فیصلے سے اعلیٰ تعلیم میں لڑکیوں کا تناسب بڑھے گا۔ حکومت کا یہ مہتواکانکشی فیصلہ یقینی طور پر لڑکیوں اور خواتین کو خود مختار اور خود انحصار بننے میں مدد دے گا۔ اس وقت ان تمام لڑکیوں نے اپنے ساتھیوں اور دوستوں سے اپیل کی ہے کہ اگر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں کوئی پریشانی ہو تو گھر پر بھی سمجھائیں کہ اب تعلیم پر کوئی خرچہ نہیں آئے گا، لہٰذا لڑکیوں کی تعلیم کا طریقہ صرف معاشی حالات کی وجہ سے لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم سے دور نہ رکھا جائے۔ لڑکیوں نے اس وقت یہ پیغام بھی دیا کہ اس وقت لڑکیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں لیکن عالمی سطح پر اعلیٰ تعلیم میں لڑکیوں کا فیصد بڑھنا بھارت کے لیے کوئی خوش آئند بات نہیں، اس فیصد کو بڑھانے کی بہت گنجائش ہے، حکومت نے اس کی حمایت کی ہے۔ اس کے لیے اس سکیم کا فائدہ لڑکوں کے مقابلے لڑکیوں کو لینا چاہیے۔ اگر کسی کو اس اسکیم سے فائدہ اٹھانے میں کوئی دشواری ہو تو ان سے درخواست ہے کہ وہ محکمہ تعلیم کے جوائنٹ ڈائریکٹر کے دفتر سے رابطہ کریں۔ ناندیڑ میں، یہ دفتر دیانند نگر میں، گورنمنٹ پالی ٹیکنیک کے پیچھے واقع ہے۔

پمپلگاؤں کی متنازعہ جگہ محدود علاقہ قرار دیا گیا

ناندیڑ:29/اگست (ورق تازہ نیوز) انڈین سول سیکورٹی کوڈ 2023 کی دفعہ 163 کے مطابق ضلع مجسٹریٹ ابھجیت راوت نے ناندیڑ تعلقہ میں موضع پمپلگاوں کی متنازعہ کھلی اراضی کے احاطہ کو 28 اگست کو 00:24 بجے سے 31 اگست 2024 کو 00:24 بجے تک محدود علاقہ قرار دیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ نے اس بات کو یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی ہے کہ یہاں متنازعہ جگہ کی وجہ سے گاؤں میں امن وامان کا کوئی مسئلہ نہ ہو۔ چونکہ نوٹس جاری کرنے کے بعد ان کی بات سننے کے لیے کافی وقت نہیں تھا اور ایمرجنسی کی صورت میں، انڈین سول سیکیورٹی کوڈ 2023 کی دفعہ 163 (2) کے تحت یکطرفہ حکم 28 اگست 2024 کو ضلع کلکٹر ابھجیت راوت نے جاری کیا ہے۔

یو پی ایس سی امتحانات میں امیدواروں کے آدھار کی تصدیق کرے گا

پوجا کھیڈکر معاملہ کے بعد فیصلہ لیا گیا

نئی دہلی: 28/اگست (ایجنسیز) مرکزی حکومت نے بدھ (28 اگست) کو یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی) کو امتحانات دینے والے امیدواروں کے ا? دھار کی تصدیق کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ اس نئے نظام کے تحت یو پی ایس سی اب امتحانات میں شامل ہونے والے امیدواروں کے ا? دھار کی تصدیق کرے گا تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ جو شخص امتحان دے رہا ہے وہ اصلی امیدوار ہے نہ کہ کوئی فرضی شخص۔ یہ اقدام یو پی ایس سی کی مختلف امتحانات جیسے

کہ سول سروسز امتحان، اور دیگر 14 امتحانات پر لاگو ہوگا۔ حکومت کا کہنا ہے کہ یہ قدم حالیہ وقتوں میں ہونے والے فریب دہی اور جعلی اسناد کے معاملات کی روک تھام کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ یہ فیصلہ ایسے وقت لیا گیا ہے جب زیر تربیت ا?ئی اے ایس پوجا کھیڈکر کی طرف سے کی گئی مبینہ دھوکہ دہی کی وجہ سے یو پی ایس سی پر سوال اٹھائے جارہے ہیں۔ الزام ہے کہ پوجا کھیڈکر نے 2022 کے سول سروسز امتحان میں جعلی اسناد کا استعمال کیا تھا۔ اس معاملے نے حکومت کو اس بات کی طرف متوجہ کیا کہ امتحانات میں شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے مزید اقدامات کی ضرورت ہے۔ رپورٹ کے مطابق حکومت نے ایک ٹینڈر جاری کیا تھا جس میں ا? دھار کے ذریعے امیدواروں کی تصدیق کرنے، چہرے کی شناخت کی ٹیکنالوجی، ای-ایڈمٹ کارڈز کے کیوا? رکوڈ اسکین کرنے، اور اے ا?ئی پر مبنی لائیو سی ٹی وی کیمروں کے استعمال کی تجاویز طلب کی گئی تھیں۔ اس ٹینڈر کا مقصد یو پی ایس سی کو جدید ڈیجیٹل ٹیکنالوجی فراہم کرنا ہے جو امیدواروں کے بایومیٹرک ڈیٹا کی تصدیق اور کراس چیکنگ کے عمل کو بہتر بنا سکے۔ کارکنان وتربیت کے محکمے (ڈی او پی ٹی) نے بدھ کے روز ایک بیان میں کہا، ''کارکنان، عوامی شکایات اور پنشن کی وزارت کے ذریعے منظوری ملنے کے بعد یو پی ایس سی کو 'ون ٹائم رجسٹریشن' پورٹل پر امیدواروں کے ا? دھار کی تصدیق کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ تصدیق ہاں/نہیں یا ای-کے وائی سی تصدیق کی سہولت کے ذریعے تمام امتحان کے مراحل پر کی جائے گی۔'' حکومت کی طرف سے جاری کردہ ٹینڈر میں کہا گیا ہے، ''یو پی ایس سی کا مقصد امیدواروں کی بائیومیٹرک تفصیلات کو میچ اور کراس چیک کرنا اور امتحان کے دوران دھوکہ دہی، جعلسازی، فرضی دستاویزات جمع کرنے اپنے مقام پر دوسرے کو امتحان میں بیٹھانے جیسی سرگرمیوں کو روکنے کے لیے ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کا استعمال کرنا ہے۔''

میجر دھیان چند کی سالگرہ کو قومی کھیلوں کے دن کے طور پر منایا گیا

ناندیڑ:29/اگست (ورق تازہ نیوز) میجر دھیان چند (ہاکی کھلاڑی) کی سالگرہ 29 اگست کو پورے ملک میں قومی کھیلوں کے دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس کے مطابق، مہاراشٹر تعلیم کے ڈائریکٹوریٹ آف سپورٹس اینڈ یوتھ سروسز اور ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر کے دفتر نے 26 سے 29 اگست 2024 تک قومی کھیلوں کے ہفتہ کے دوران مختلف کھیلوں کا اہتمام کیا۔ 29 اگست 2024 کو قومی کھیلوں کے دن کے موقع پر صبح کی نشست میں ضلعی سطح کے اسکول ہاکی کھیلوں کے مقابلے شروع ہوئے۔ ایم ایل اے موہنا ہمبارڈے اس پروگرام کے مہمان خصوصی تھے جبکہ ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر جے کمار ٹیمبھرے، ڈسٹرکٹ ہاکی کے صدر مہیندر سنگھ لنگڑی، سکریٹری ہروبندر سنگھ کپور، نائب صدر جتیندر سنگھ کھیرا، خالصہ ہائی اسکول کے پرنسپل چاند سنگھ اسٹیٹ اسپورٹس کوچ اور ٹورنامنٹ کے ہیڈ چندر پرکاش ہونواڈ جاکر، ہاکی ہاکی کے صدر مہندر سنگھ کھیرا اور دیگر موجود تھے۔ مہمانان خصوصی وجے نندے اور دیگر موجود تھے۔ اس موقع پر ایم ایل اے موہنا ہمبارڈے نے قومی کھیل دن اور ٹورنامنٹ کے موقع پر موجود کھلاڑیوں اور کوچوں کو مبارکباد دی۔ اس مقابلے میں ضلع کے مختلف اضلاع سے کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ قومی کھیلوں کے دن کے موقع پر، 29 اگست 2024 کو، شام کے سیشن میں، مختلف کھیلوں کے مقابلوں میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے کھلاڑیوں، شیو چھترپتی اسپورٹس ایوارڈ یافتہ اور تعلیمی سال 2023-24 میں ترغیبی گرانٹ حاصل کرنے والے اسکولوں/اداروں کو مبارکباد دی گئی، بیجز اور پھولوں کی چادریں دی گئیں۔ پشپا گوچ مناپ کمشنر مہیش کمار ڈوئیفوڈ کے ہاتھوں کیا گیا۔ پروگرام کے دوران محترمہ بھاگیہ شری جادھو اور محترمہ لتا عمریکر کو خصوصی طور پر پیرالمپکس میں اعزاز سے نوازا گیا۔ ان کے والدین نے محترمہ بھاگیہ شری جادھو اور محترمہ لتا عمریکر کی جانب سے یہ اعزاز قبول کیا۔ میونسپل کمشنر ڈاکٹر مہیش کمار ڈویفوڈے نے قومی کھیلوں کے دن کے موقع پر جیتنے والے کھلاڑیوں اور ایوارڈ حاصل کرنے والوں کو اعزاز سے نوازا اور ان کی مستقبل کی زندگی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے ریاستی اسپورٹس گائیڈ شریمتی شیو کانتا دیشمکھ ضلع اسپورٹس آفیسر جے کمار ٹمبھرے کی رہنمائی میں پروگرام کی سربراہ تھیں۔ اسپورٹس آفیسر سنجے بیٹیوار، پروین کونڈیکر، ریاستی اسپورٹس گائیڈ بالاجی شرسیکر، چندر پرکاش ہونواداج کار، سینئر کلرک سنتوش کنکاور، دت کمار دھتڈے دفتر کے سنجے چوان، آنند جونڈھالے، ہنمنت نارواڑے، موہن پوار، سہاش دھونگدے، گاونت چندرا، ودی اور گدیو چندرا۔ اور دوسروں نے مدد کی۔ پروگرام کی نظامت بالاجی کونڈیکر نے کی اور شکریہ کا کلمہ پروین کونڈیکر نے دیا۔

راہول کا دہلی کی بس میں سفر، ڈرائیور اور کنڈکٹر کے مسائل پر ہوئی بات

دہلی: لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی نے ا?ج ڈی ٹی سی (دہلی ٹرانسپورٹ کارپوریشن) کی ایک بس میں سفر کیا اور ڈرائیور وکنڈکٹر سے ان کے مسائل پر کھل کر گفتگو کی۔ بس میں اس سفر کے دوران انہوں نے مارشل سے بھی بات چیت کی اور کچھ ایسے مسائل کے بارے میں معلومات لی جس کا انہیں سامنا کرنا پڑتا ہے۔ راہول گاندھی نے جنوبی دہلی کے سروجنی نگر بس ڈپو کے قریب جمع لوگوں کے درمیان بیٹھ کر بھی بس ڈرائیورس اور مارشلوں سے بات چیت کی جس کی تصویریں انھوں نے سوشل میڈیا پر شیئر کی ہیں۔ راہول گاندھی نے ڈرائیور، کنڈکٹر اور مارشل کے ساتھ بس میں کیے گئے سفر کی تصویریں شیئر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''دہلی میں ڈرائیور اور کنڈکٹر بھائیوں اور بس مارشلوں کے ساتھ ملاقات اور بات چیت ہوئی۔ پھر ڈی ٹی سی بس میں ایک مزیدار سفر۔ اپنوں کے ساتھ، ان کے ایشوز پہ بات!''

بہرائچ میں چوتھا آدم خور بھیڑیا پکڑا گیا

35 گاؤں میں خوف وہراس، لوگ رات بھر جاگنے پر مجبور

بہرائچ:28/اگست (ایجنسیز) اترپردیش کے بہرائچ کے 35 گاو?ں میں ا?دم خور بھیڑیوں نے خوف کا ماحول پیدا کردیا ہے۔ یہاں لوگ اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لیے رات بھر جاگ کر پہرا دینے کو مجبور ہیں۔ محکمہ جنگلات نے لوگوں کو محفوظ رہنے کے طریقے بھی بتائے ہیں۔ محکمہ جنگلات کا کہنا ہے کہ اس علاقے میں 6 بھیڑیوں کا جھنڈ ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو نقصان ہو رہا ہے۔ ان میں سے ایک اور بھیڑیا پکڑا گیا۔ اب تک چار بھیڑیے پکڑے جاچکے ہیں اور دو کی تلاش جاری ہے۔ پانچ فارسٹ ڈویژنیں بہرائچ، کٹارنیا گھاٹ وائلڈ لائف، شراوستی، گونڈا اور بارہ بنکی کی تقریباً 25 ٹیمیں بہرائچ میں ان ا?دم خور بھیڑیوں کو پکڑنے میں مصروف ہیں۔ ان ا?دم خوروں نے اپنی رسائی ضلع کے دیگر علاقوں تک پھیلا دی ہے۔ جہاں بہرائچ کے ڈی ایف او کہہ رہے ہیں کہ ان بھیڑیوں کی کل تعداد چھ ہے، وہیں متاثرہ علاقوں کے دیہاتی ان کی تعداد دو درجن بتا رہے ہیں۔ ا?ج پکڑے گئے بھیڑیے کو 'ٹرینکولائز' (پرسکون) کرنے والے اہلکاروں کا کہنا تھا کہ اس کا ڈی این اے سیمپل لے لیا گیا ہے اور اب ٹیسٹ کے بعد ہی پتہ چلے گا کہ کیا یہ بھیڑیا اسی جھنڈ سے تعلق رکھتا ہے جس نے لوگوں پر حملے کیے ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ اگرچہ ایسا لگتا ہے کہ یہ بھیڑیا اسی گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔ بھیڑیوں کی وجہ سے ان دیہاتوں میں خوف کا ایسا ماحول پیدا ہوگیا ہے کہ لوگ رات بھر جاگ کر گاو?ں کی پہرے داری کر رہے ہیں۔ اپنے بچوں اور اہل خانہ کو محفوظ رکھنے کے لیے ان کو اندھیرے کے بعد گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہے۔ کئی بار لوگوں نے اپنے موبائل فون پر بھیڑیوں کی سرگرمیوں کی ویڈیو بھی بنائی ہیں۔ جب تک محکمہ جنگلات کی ٹیم موقع پر پہنچتی، اس وقت تک بھیڑیے گنے کے کھیتوں میں بھاگ چکے ہوتے۔ خیال رہے کہ بھیڑیوں کی دہشت ضلع کے اوراہی گاو?ں سے شروع ہوئی تھی۔ یہاں بھیڑیوں نے سب سے پہلے 7-7 سال کے دو بچوں پر حملہ کیا۔

قرآن مجید کی بے حرمتی کرنے والے سویڈن کے 2 ملعونوں پر فرد جرم عائد

اسٹاکہوم: سویڈن میں قرا?ن مجید کی بے حرمتی کرنے اور نذرا? تش کرنے کے جرم میں دو ملعونوں پر فرد جرم عائد کردی گئی۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق سویڈش

پراسیکیوٹرز نے اس حوالے سے بتایا کہ ملعون سلوان مومیکا اور ملعون سلوان نجم نے 4 مرتبہ کسی نسلی یا قومی گروہ کے خلاف اشتعال انگیزی کی۔ دونوں ملزمان پر عائد کی گئی فرد جرم میں کہا گیا ہے کہ دونوں ملعونوں نے قرا?ن کی بے حرمتی کی، اسے نذرا? تش کیا اور مسلمانوں کے خلاف توہین ا?میز تبصرے کیے۔ سینئر پراسیکیوٹرا? ینا ہینکو نے بتایا کہ دونوں ملزمان پر چار مواقعوں پر ایسے بیانات دینے اور کلام پاک کے ساتھ ایسا سلوک کرنے پر مقدمہ چلایا گیا ہے جس کا مقصد مسلمانوں کے عقیدے کی وجہ سے ان کی توہین کرنا تھا۔ ا? ینا ہینکو کا مزید کہنا تھا کہ ان کی رائے میں دونوں ملزمان کے بیانات اور ان کا عمل نسلی یا قومی گروہ کے خلاف اشتعال کی دفعات کے تحت ا? تے ہیں اور ضروری ہے کہ اس حوالے سے عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔

مراٹھا جنگجو بادشاہ چھترپتی شیواجی مہاراج کو بدعنوانی سے بخش دیا جائے:

شرمیلا راج ٹھاکرے مجسمہ منہدم ہونے پر برہم

ممبئی، 29 اگست (ایجنسیز) مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے صدر راج ٹھاکرے کی اہلیہ شرمیلا ٹھاکرے نے شدید برہمی کا اظہار کرتے ہوئے ارباب اقتدار سے کہا ہے کہ "مراٹھا جنگجو بادشاہ چھترپتی شیواجی مہاراج کو بدعنوانی سے بخش دیا جائے۔ "انہوں نے سندھودرگ کے مالوان قصبے میں راجکوٹ قلعے میں تعمیر کیے گئے چھترپتی شیواجی مہاراج کے کانسی کے مجسمے کے حالیہ حادثے پر تبصرہ کرتے ہوئے پوچھا، بحرعرب کے ساحل پر کھوکھلا مجسمہ کون بناتا ہے؟ اور یہ صرف 8 مہینوں میں نیچے آیا...، "ایک ناقابل یقین اور شرمناک ہے۔ شرمیلا ٹھاکرے نے جمعرات کو یہاں سندھ درگ کے مالوان کے دورہ کے بعد بیان دیا۔ ، انہوں نے حکمرانوں کو نصیحت بھی کی کہ "وہ چاہے ہر چیز میں بدعنوانی کرلیں، لیکن کم از کم افسانوی مراٹھا جنگجو-بادشاہ چھترپتی شیواجی مہاراج کو بخش دیا جائے"۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے سخت لہجہ میں کہا کہ منہدم مجسمے کے ٹوٹے ہوئے حصوں سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ "یہ اندر سے مکمل طور پر کھوکھلا تھا" -جس کا مطلب یہ ہے کہ 28 فٹ اونچا مجسمہ اس علاقے میں 45 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہواؤں کو برداشت کرنے کے قابل نہیں تھا۔ دوسری طرف، شرمیلا ٹھاکرے نے نشاندہی کی کہ چھترپتی کا تعمیر کردہ سندھودرگ قلعہ-بحیرہ عرب میں راجکوٹ قلعے سے بمشکل تین کلومیٹر کے فاصلے پر کھڑا ہے- 350 سال سے زیادہ گزرنے کے بعد بھی اب بھی مضبوط اور مسلط ہے۔ شرمیلا ٹھاکرے نے کہا کہ "صرف یہی نہیں، چھترپتی شیواجی مہاراج کے بنائے ہوئے کئی دوسرے قلعے اب بھی برقرار ہیں... بہت سے ساحلی علاقوں پر بنائے گئے تھے، اور عام ٹوٹ پھوٹ کو چھوڑ کر، لیکن ان کے قلعے آج تک مضبوط ہیں... لیکن وہاں ان کے لیے ایک مجسمہ بنایا گیا ہے۔ بمشکل 8 مہینے گزرے ہیں اور وہ منہدم ہوگیا۔ شرمیلا ٹھاکرے نے کہا کہ "مجھے دکھ ہوتا ہے... ہر طرف کرپشن ہے... ممبئی-ناسک روڈ پر، ممبئی-ناگپور سمردھی کوریڈور یا ممبئی-گوا ہائی وے پر... سڑکیں آج اور اگلی جگہ بنی ہیں۔ گڑھے ہیں... لوگ تحریکیں چلا کر بھی تھک چکے ہیں، کم از کم چھترپتی کو ان سب سے دور رکھیں،'' انہوں نے مزید کہا کہ ممبئی-گوا ہائی وے کے گڑھوں کے دائمی مسائل پر، سوال اٹھاتے ہوئے انہوں نے تشویش کے ساتھ پوچھا، " کونکن (ساحلی) کے لوگ کس خون سے بنے ہیں... یہ سب کچھ سہنے کے بعد بھی، وہ انہی لیڈروں پر اپنا اعتماد برقرار رکھتے ہیں "... شرمیلا ٹھاکرے کے بغیر روک ٹوک والے تبصرے اس وقت سامنے آئے جب اپوزیشن مہا وکاس اگھاڑی (ایم وی اے) مجسمہ گرنے پر مہایوتی حکومت کو بھون رہی ہے-اس کا افتتاح وزیر اعظم نریندر مودی نے 4 دسمبر 2023 کو یوم بحریہ کے موقع پر تقریبات کے دوران کیا تھا۔ سندھودرگ میں جیسا کہ سیاسی دباؤ بڑھتا رہا، عوامی جذبات مضبوط ہوئے اور مجسمہ کے حادثے کے بعد حکومت کی شبیہ کو نقصان پہنچا، وزیر اعلی ایکناتھ شندے نے آج سانحہ کے لیے معافی مانگی-ایک دن بعد نائب وزیر اعلی اجیت پوار اور ممبئی بی جے پی کے سربراہ آشیش شیلار نے بھی کہا کہ اس کے لیے 'معذرت' خواہ ہیں۔ ہندوستانی بحریہ اور مہاراشٹر حکومت نے پورے معاملے کا جائزہ لینے کے لیے حکام اور ماہرین کی ایک مشترکہ کمیٹی تشکیل دی ہے اور ترجیحی طور پر اسی جگہ پر ایک اور مجسمہ کی مرمت یا کھڑا کرنے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔

حضرت غیبی پیر بابا رح

بھوکر روڈ مدکھیڑ (ضلع ناندیڑ)

کا صندل مبارک ہر سال کی طرح امسال بھی منایا جارہا ہے۔ یہ صندل بروز پیر 2/ستمبر 2024ء کو غوث پاک کے چھلے سے نکل کر گجری ہوتا ہوا نئی آبادی روڈ سے گزر کر درگاہ شریف بعد نماز عصر پہنچے گا۔ عقیدت مندوں سے گزارش ہے کہ وہ صندل میں شریک ہوکر ثواب دارین حاصل کریں۔

شیخ نفیس ولد شیخ رشید (صدر)، عبدالعزیز ولد عبدالمجید (نائب صدر)

شیخ پاشاہ مولانا (سیکریٹری) درگاہ شریف کمیٹی

خادمہ کی فوری ضرورت ہے

بچوں کی دیکھ بھال اور گھریلو کام کاج کے لیے ایک خادمہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جالنہ میں رہنے والے شوہر اور بیوی، دونوں سرکاری ملازمت کرتے ہیں، انکے چھوٹے بچوں کیلئے کھانا پکانے اور گھریلو کام کاج' دیکھ بھال کے لیے ایک خاتون خادمہ کی فوری ضرورت ہے

کھانا پینا مفت ہوگا اور معقول تنخواہ دی جائے گی۔ خادمہ کی عمر 45 سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔

رابطہ: شیخ صاحب

92265 24070

ٹی سی گم گئی

میری محسنہ تبسم عبدالسلیم کے نام کی بارہویں جماعت کامیاب کی اصلاح العمل گرلز جونیئر کالج ناندیڑ کی ٹی سی آٹو رکشہ میں سفر کے دوران کہیں گم گئی ہے اگر کسی صاحب کو ملے تو لا کر دیں۔ عین نوازش ہوگی

محسنہ تبسم عبدالسلیم

محلہ سیدان ناندیڑ

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔